اگر ہم اپنی کامیابی کی حد کو جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ پہلے ہم ان امتحانات کی طرف رجوع کریں جو ہم نے اس مقدس مہینہ میں سرانجام دیئے ہیں تاکہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ نجات کے اس سفر میں ہم نے کیا پایا ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی دام ظلہ

شوریٰ نیوز

صرف ممبران کیلئے

www.shouranews.com

ہمیں عراق، ایران، پاکستان یا عالمِ اسلام کے کسی بھی ملک میں اسلام کو درپیش خطرے کے مقابل بغیر کسی فرق کے غم واندوہ، جوش وجذبے کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

آیت اللہ العظمیٰ شہید باقر الصدر رضی اللہ عنہ

جلد دوئم، سلسلہ نمبر:38 | جمعۃ المبارک 13 جون 2025ء تا جمعرات 19 جون 2025ء | قیمت:30 روپے

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

دورِ غیبت میں مرجعیت، نظام امامت کا ہی تسلسل ہے، آیت اللہ یعقوبی

دورِ غیبت میں مرجعیت کا رول اہم ترین ہے جب لوگ براہ راست امام زمانہؑ سے ملاقات نہیں کر سکتے اور نظام مرجعیت سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی سعی کرتے ہیں

زندگی مشکل ہوتی ہی اس وقت ہے جب اسلامی اصول وقوانین اور نظام زندگی کی قابل عمل ہدایات کو ترک کر کے غیروں کے ناقابل عمل تمدن، گھٹیا تہذیب، اور مشکل ترین رسوم ورواج کو اپنا لیا جاتا ہے

نجف اشرف (فارن ڈیسک) مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ دین اسلام دینِ کامل اور مکمل نظام حیات ہے جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی کیلئے رہنماء اصول موجود ہیں جنہیں اسلام نے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اسلام محض چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک کامل دین ہے اور نظام حیات ہے جس میں زندگی گزارنے کے تمام تر اصول کھول کر بیان کر دیئے گئے اُن اصول و ضوابط کو سمجھنے کیلئے نظام امامت قائم کیا گیا اور غیبت امام زمانہ علیہ السلام کے دوران مرجعیت اسی نظام امامت کا ایک تسلسل ہے جس کے ذریعے لوگوں رہنمائی ملتی ہے اور اُن کو اسلام کے دیئے گئے اصولوں کو سمجھنے میں ہرگز کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں عبادات کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ اسلام کی شناخت بھی یہی عبادات الٰہیہ ہیں مثلاً نماز اسلام کا اہم رکن ہے، روزہ اہم رکن ہے، زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے خمس اہم رکن ہے غرضیکہ یہ تمام تر ارکان، اسلام کے عطا کردہ معاشی نظام کی بنیاد بھی ہیں جن سے مومنین استفادہ کر رہے ہیں۔ اب اسلام کے ان طے شدہ اصولوں کو سمجھنے کیلئے دورغیبت میں امامت کے بعد مرجعیت کا رول اہم ترین ہے جب لوگ براہ راست امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات نہیں کر سکتے اور وہ نظام مرجعیت سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارنے کی سعی کرتے ہیں۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ اسلام خداوند قدوس کے عطا کردہ فطری نظام کے تحت زندگی گزارنے کا نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ" یعنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لو اب ہر ایک کا شعبہ زندگی الگ الگ ہے اور ہر بندہ کیلئے مسائل شریعہ کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا ایک مشکل ترین مرحلہ ہے کیونکہ اُنہیں اپنے متعلقہ شعبہ سے دوری اختیار کرنا پڑتی ہے اسی لیے مرجعیت کا نظام ایک ایسا نظام جو معاشرتی زندگی کے اتار چڑھاؤ، سیاسی زندگی کی پر پیچ وادیوں، زندگی کے دیگر نشیب وفراز، معیشت کی راہداریوں اور زندگی کی تاریک ترین گھاٹیوں میں مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ اگر زندگی اسلام کے دیئے گئے اصولوں کے مطابق گزاری جائے تو مشکلات خود بخود آسان ہو جاتی ہیں کیونکہ زندگی مشکل ہوتی ہی اس وقت ہے جب اسلامی اصول وقوانین اور نظام زندگی کی قابل عمل ہدایات کو ترک کر کے غیروں کے ناقابل عمل تمدن، گھٹیا تہذیب، اور مشکل ترین رسوم ورواج کو اپنا لیا جاتا ہے حالانکہ اس دورِ جدید میں بھی دین اسلام کو سمجھنے کیلئے نظام مرجعیت کو پوری دنیا میں سراہا جا رہا ہے۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ بلاشبہ، امامت کے بعد مرجعیت صرف ایک وقتی یا سیاسی قیادت نہیں بلکہ غیبت امام کے دوران کائنات کے نظام کا (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 02)

نمائندہ آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

پاکستانی عوام کی خدمت ہماری شرعی ذمہ داری، ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے، شیخ ناصری

تاریخ اسلام کے اوراق پر نظر دوڑائی جائے تو اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد ہی کمزور اور محروم طبقے کی مدد پر رکھی گئی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) نمائندہ آیت اللہ العظمٰی شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) و سربراہ شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ ہم نے ہمیشہ مومنین کو متحد رکھنے کی سعی کی، اختلافات کو کسی بھی طور پر پروان نہیں چڑھنے دیا اور لوگوں کیلئے ہر ممکن آسانیاں پیدا کرنے کو اپنا نصب العین بنایا، پاکستانی عوام کی خدمت ہماری شرعی ذمہ داری ہے اور اس سے ہم ہرگز پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ اسلام میں عوامی خدمت کو ایک عظیم نیکی اور عبادت سمجھا گیا ہے۔ قرآن وسنت اور اہلبیت علیہم السلام کی تعلیمات میں انسانیت کی خدمت، محتاجوں کی مدد، عدل وانصاف کی فراہمی، اور معاشرتی فلاح وبہبود کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اسلام کے دیئے گئے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہم سب کی ذمہ داری اور فریضہ ہے اس سلسلہ میں کسی نیک کام کو ہدف تنقید بنا کر رکاوٹیں پیدا کرنے والے ہرگز دین اور انسانیت کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ اگر تاریخ اسلام کے اوراق پر نظر دوڑائی جائے تو اسلامی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 03)

آیت اللہ سید احمد علم الہدیٰ

دشمن معاشرے میں فساد اور بے حیائی کو فروغ دے رہا ہے

انقلاب اسلامی کی کامیابی کا تسلسل، امام ورہبری سے جڑے ہوئے عوام کے ایمان کا نتیجہ ہے

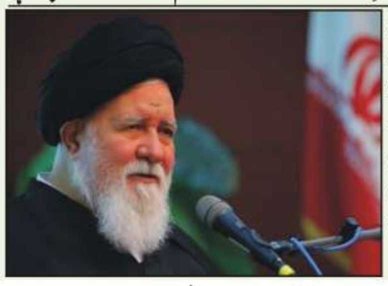

مشہد مقدس (فارن ڈیسک) آیت اللہ سید احمد علم الہدیٰ نے نماز عیدالاضحیٰ کے خطبے میں کہا ہے کہ انقلاب اسلامی کی کامیابی اور اس کا تسلسل، امام ورہبری کے ایمان سے جڑے ہوئے عوام کے ایمان کا نتیجہ ہے، اور دشمن اسی تعلق کو توڑنے کے لیے معاشرے میں فساد اور بے حیائی کو فروغ دے رہا ہے۔ انہوں نے ۱۴ و ۱۵ خرداد کی تاریخی مناسبتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ امام خمینیؒ کی قیادت میں شروع ہونے والی تحریک کا انحصار کسی طاقت پر نہیں بلکہ خالص ایمان پر تھا۔ "نہ امام کے پاس طاقت تھی، نہ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 06)

آیت اللہ علی رضا اعرافی

امریکہ، ایران اور عراق کے اسٹریٹجک تعلقات کو خراب کرنا چاہتا ہے

ہم بحیثیت حوزہ علمیہ کے نمائندے، عتبات عالیات کمیٹی کی کوششوں کی قدر کرتے ہیں

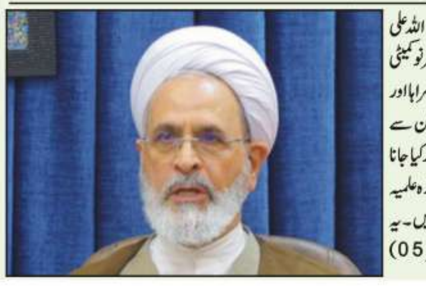

قم المقدس (فارن ڈیسک) حوزہ علمیہ کے مدیر آیت اللہ علی رضا اعرافی نے حوزہ علمیہ کے دفتر میں عتبات عالیات کی تعمیر نو کمیٹی کے اراکین سے ملاقات کے دوران اس کمیٹی کی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ یہ کمیٹی ایک انقلابی ادارہ ہے جو انقلاب اسلامی کے بطن سے وجود میں آیا ہے اور اسے انقلاب کے اثر انگیز اداروں میں شمار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم بحیثیت ایرانی اور بحیثیت حوزہ علمیہ کے نمائندے، عتبات عالیات کمیٹی کی کوششوں کی قدر کرتے ہیں۔ یہ ادارہ انقلاب اسلامی کے ماحول (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 05)

آیت اللہ سید محمد رضا مدرسی یزدی

انقلاب اسلامی، حوزہ علمیہ قم کی برکتوں میں سے ایک ہے

مکتب تشیع اور اس کی تہذیبی فکر کو بھی علمائے اسلام نے دنیا تک پہنچایا ہے

قم المقدس (فارن ڈیسک) فقہا کی گارڈین کونسل کے رکن آیت اللہ سید محمد رضا مدرسی یزدی نے حوزہ علمیہ قم کے قیام کی صد سالہ سالگرہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ جو اس انقلاب کی قیادت کر رہے تھے، آیت اللہ حائری یزدی رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے اور اسی حوزہ کی برکات کا نتیجہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ علمائے اسلام، درحقیقت دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہیں اور مکتب تشیع اور اس کی تہذیبی فکر کو بھی انہی علماء نے دنیا تک پہنچایا ہے۔ آیت اللہ مدرسی یزدی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 04)

بھارت میں حوزات علمیہ بارے گفتگو

نمائندہ جامعۃ المصطفیٰ کی کلب جواد نقوی سے ملاقات

مدارس کی علمی شناخت کو مزید مؤثر بنانے کے لیے کیفی معیار کی بہتری ناگزیر

نئی دہلی (فارن ڈیسک) مجلس علمائے ہند کے جنرل سیکرٹری حجت الاسلام والمسلمین کلب جواد نقوی نے جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ کے نمائندہ حجت الاسلام والمسلمین کمال حسینی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا مقصد ہندوستان میں دینی مدارس کی کیفی ترقی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 07)

نمائندہ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

قربانی کے اہداف کا شعور رکھ کر اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے، علامہ ساجد نقوی

چونکہ یہ عمل خداوند کریم کے احکام اور اس کی منشاء کے تحت انجام پاتا ہے اس لئے اس کا ہدف انتہائی اعلیٰ وارفع ہے، عیدالاضحیٰ کے موقع پر پیغام

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) نمائندہ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ) و سربراہ شیعہ علماء کونسل پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قوم کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا کہ انسان کا اپنے خالق کی رضا اور مرضی کا علم ہونے کے بعد اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا قربانی ہے۔ چونکہ یہ عمل خداوند کریم کے احکام اور اس کی منشاء کے تحت انجام پاتا ہے اس لئے اس کا ہدف انتہائی اعلیٰ وارفع ہے۔ اگر ہر قربانی کے وقت یہی اعلیٰ ہدف پیش نظر ہو تو قربانی قبول ہوتی ہے اور اس کے فوائد واثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں ورنہ یہی قربانی جان، مال، عزت اور وقت کا ضیاع تصور ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ قربانی کا مظہر انسان کے فطری اور معاشرتی تقاضوں کے پیش نظر کوئی نہ کوئی رسم ہی ہوتی ہے لیکن یہ رسوم اصل ہدف نہیں ہوتیں بلکہ قربانی کے اہداف کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہیں لہٰذا قربانی اور اس جیسے دیگر صالح اعمال کو فقط رسموں تک محدود کر دینے سے اصل ہدف اوجھل ہو جاتا ہے جس سے اس قربانی کی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ قربانی کے اہداف کا شعور رکھ کر اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ سنت ابراہیمی کو پورا کرنے کے لئے جانوروں کی قربانی کے ساتھ اپنے مفادات، ذاتی خواہشات، غلطیوں، کوتاہیوں اور خطاؤں کی قربانی بھی ضروری ہے کیونکہ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 08)

صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

عیدالاضحیٰ ہمیں قربانی اور ایثار کا درس دیتی ہے، حافظ ریاض

سچی قربانی دل سے ہوتی ہے اللہ ہر ایک کی قربانیوں کو قبول فرمائے

لاہور (بیورو رپورٹ) وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سربراہ اور جامعۃ المنتظر پیغام میں کہا ہے کہ عیدالاضحیٰ ہمیں قربانی، ایثار اور اللہ کی رضا کا درس دیتی ہے" سچی قربانی دل سے

لاہور کے پرنسپل معروف عالم دین علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔

دانشوروں اور ثقافتی کارکنوں کی بڑی تعداد شریک

قم، چوتھی الٰہیات اربعین بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

تحریک کربلاء ایک الٰہی تحریک ہے، جو آج تک متحرک رول ماڈل کے طور پر موجود ہے، آیت اللہ سبحانی

قم المقدس (فارن ڈیسک) ایران کے مذہبی شہر قم میں الٰہیات اربعین کے عنوان سے چوتھی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ایران کے مذہبی شہر قم میں الٰہیات اربعین کے عنوان سے چوتھی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں دانشوروں اور اسلامی ممالک کے ثقافتی کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آیت اللہ سبحانی نے اس کانفرنس کے نام ایک پیغام میں کہا کہ تحریک کربلاء ایک الٰہی تحریک ہے جو آج تک ایک لازوال اور متحرک رول ماڈل کے طور پر موجود ہے۔ الٰہیات اربعین کانفرنس کے چیئرمین (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 09)

مرکزی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل واسلامی تحریک پاکستان

مسلمؑ کی شجاعت، قربانی اور اطاعت کو سلام پیش کرتے ہیں، عارف واحدی

مظلوم سفیر اور قیامِ کربلا کے پہلے شہیدِ باوفا حضرت مسلم ابن عقیل کو بیدردی سے شہید کیا گیا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) مرکزی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل واسلامی تحریک پاکستان علامہ عارف حسین واحدی نے سفیر امام حسینؑ حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کے موقع پر اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مظلوم سفیر اور قیام کربلا کے پہلے شہیدِ باوفا حضرت مسلم ابن عقیل کو بیدردی سے شہید کیا گیا اُن کی شہادت پر تعزیت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی شجاعت، قربانی اور (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 10)

تلاوت کی روح پرور محفل

حرم امام علی علیہ السلام میں پاکستانی بچوں کی اجتماعی تلاوت

ان بچوں نے نجف کی روحانی فضا میں ایک پُرنور اجتماعی تلاوت کے ذریعے زائرین کو محظوظ کیا

نجف اشرف (فارن ڈیسک) حضرت علی علیہ السلام کے روضہ مبارک کے صحن میں پاکستانی کمیونٹی کے طلباء کی جانب سے اجتماعی تلاوت قرآنِ کریم کی ایک خوبصورت اور روح پرور محفل کا انعقاد کیا گیا۔ یہ محفل حرمِ امام علیؑ کے دارالقرآن الکریم کے شعبۂ تعلیمِ قرآن کے زیرِ اہتمام منعقد ہوئی، جس میں حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مقیم پاکستانی علماء کرام کے بچوں کے دوسرے سیشن کے طلباء نے شرکت کی۔ ان بچوں نے نجف کی روحانی فضا میں ایک پُرنور اجتماعی تلاوت کے ذریعے زائرین کو محظوظ کیا اور قرآنی ماحول سے وابستہ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 11)

شوریٰ نیوز

بھارت کی سفارتی شکست

پاکستان پر بلا اشتعال جارحانہ حملے میں بری طرح شکست کھانے کے بعد سفارتی محاذ پر بھی بھارت عالمی برادری کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔اس صورتحال میں حکمران ہندوتوا جنتا پارٹی پر اندرونی سیاسی دباؤ بڑھ گیا ہے،جس سے گھبرا کر وزیراعظم مودی اور ان کی پارٹی کے انتہا پسند رہنماؤں نے پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز تقریروں، بیانات اور دھمکیوں کا سلسلہ تیز کردیا ہے۔جس سے جنوبی ایشیا میں امریکی مداخلت سے امن کے جو آثار پیدا ہوئے تھے،وہ پھر سے معدوم ہوتے نظر آرہے ہیں۔امریکا اور یورپ کا دورہ کرنے والے پاکستانی سفارتی مشن کے سربراہ بلاول بھٹو نے اس تناظر میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے کہا ہے کہ انہوں نے بھارت پر دباؤ ڈال کر جنگ تو رکوادی،اب مودی حکومت کو پاکستان کے ساتھ کشمیر سمیت مختلف معاملات پر جامع اور بامعنی مذاکرات کیلئے میز پر لانے میں بھی فعال کردار ادا کریں تاکہ جنگ بندی کے عمل کو مستقل شکل دی جاسکے۔واشنگٹن میں امریکی سینیٹ اور کانگریس کے ارکان سے ملاقاتوں،تھنک ٹینک سے گفتگو اور نیوز ایجنسیوں سے بات چیت میں ان کا کہنا تھا کہ پاکستان، بھارت سے دہشت گردی سمیت تمام معاملات پر بات چیت کیلئے تیار ہے،ان میں کشمیر بنیادی تنازعہ ہے۔موجودہ غیر یقینی اور غیر متوازن فضا کو معمول کے طور پر قبول کرنا خطرناک ہے اور اسے فوری طور پر ختم کرنا ضروری ہے۔بھارت کی جارحانہ پالیسی سے خطے میں غیر معمولی صورتحال پیدا ہوگئی ہے،وہ کسی بھی دہشت گردی کے واقعے کا بلا ثبوت پاکستان پر الزام لگا کر جارحیت کا ارتکاب کرسکتا ہے۔اسی طرح پاکستان کے 24 کروڑ عوام کا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پانی بند کرنا بھی اعلان جنگ کے مترادف ہوگا۔امریکا بھارت کو سمجھائے،جو علاقائی طاقت بننے کے زعم میں امن کی بجائے کشیدگی بڑھا رہا ہے۔بلاول بھٹو امریکا کا دورہ مکمل کرکے اب برطانوی حکومت،ارکان پارلیمنٹ،تھنک ٹینکس اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو برصغیر میں جنگ جیسی صورتحال پر اعتماد میں لیں گے۔واشنگٹن میں امریکی کانگریس اور سینیٹ کے جن ارکان سے ان کی ملاقات ہوئی،انہوں نے پاکستان کے موقف کی مکمل حمایت کی ہے جبکہ صدر ٹرمپ نے بھی جرمن چانسلر سے گفتگو کے دوران ایک بار پھر پاک بھارت جنگ بند کرانے پر فخر کا اظہار کیا ہے اور پاکستان کی قیادت کو معاملہ فہمی کے اعتبار سے مضبوط اور طاقتور قرار دیا ہے۔امریکی حکام اور سفارت کاروں سے پاکستانی وفد کی ملاقاتیں نتیجہ خیز ثابت ہوئیں اور جموں و کشمیر کے تنازعہ پر گفتگو کو مرکزیت حاصل رہی جو پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام مسائل کی بنیادی وجہ ہے۔سندھ طاس معاہدے پر بھی پاکستان کے موقف کو مبنی برحق اور بھارت کی طرف سے اسے معطل کرنے کے اقدام کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔بلاول بھٹو کے اس موقف کو مکمل پذیرائی ملی کہ پاک بھارت کشیدگی سے دنیا پہلے سے زیادہ غیر محفوظ ہوگئی ہے کیونکہ دونوں ممالک ایٹمی طاقتیں ہیں،ان کے درمیان جنگ ایٹمی تصادم اختیار کرسکتی ہے،جس کے پوری دنیا پر تباہ کن اثرات مرتب ہوں گے۔بلاول بھٹو اپنے وفد کے ہمراہ برطانیہ کے دورے کے بعد دوسرے یورپی ممالک بھی جائیں گے اور پاکستان کا نقطہ نظر واضح کریں گے۔عالمی برادری کو بھارت سے کشیدگی کی بنیادی وجوہات سے آگاہ کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ بھارتی لیڈر حالیہ ہزیمت سے سبق سیکھنے کی بجائے مزید اشتعال انگیزی پر آمادہ نظر آرہے ہیں۔ان کا کوئی بھی غلط قدم عالمی امن کو تہ وبالا کرسکتا ہے اور دنیا کے اربوں انسانوں کی زندگیاں خطرے میں پڑسکتی ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کی قرارداد اور خون آلود ویٹو

رسول قبادی

اس رات جب غزہ کی پٹی میں بسنے والے دو کروڑ سے زائد خوف، بھوک اور جلاوطنی کے مارے فلسطینیوں کی امید اقوام متحدہ سے لگی ہوئی تھی، صرف ایک ووٹ نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور وہ امریکہ کا ویٹو تھا۔امریکہ نے اس اقدام کے ذریعے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ انسانی حقوق کا حامی نہیں بلکہ فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے مسلسل مجرمانہ اقدامات اور انسانیت سوز مظالم کا حامی ہے۔اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بدھ کے روز کئی ماہ سے جاری قتل و غارت اور جلاوطنی کے بعد غزہ کے بارے میں ہنگامی اجلاس منعقد کیا جس میں فوری جنگ بندی، انسانی امداد کی فراہمی اور دونوں طرف کے درمیان قیدیوں کے تبادلے پر مشتمل قرارداد پیش کی گئی۔سیکورٹی کونسل کے 10 اراکین نے مل کر یہ قرارداد پیش کی تھی اور اسے کل 15 اراکین میں سے 14 کی حمایت بھی حاصل ہوگئی لیکن امریکہ نے اسے ویٹو کر دیا۔
اقوام متحدہ میں امریکہ کے نمائندے دوروتی شی نے عجیب موقف اختیار کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ چونکہ اس قرارداد میں ”حماس“ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا لہٰذا وہ قابل قبول نہیں ہے۔اس نے کہا:”ہم کسی ایسی قرارداد کی حمایت نہیں کریں گے جس میں حماس کی مذمت نہ کی گئی ہو۔“لیکن تلخ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ غزہ کی پٹی میں انجام پا رہا ہے وہ ایک غاصب رژیم کی اسلحہ سے لیس فوج اور بے پناہ کروڑوں عام شہریوں کے درمیان جنگ ہے۔دوسری طرف واشنگٹن ایسے ناقابل قبول بہانوں کے ذریعے دسیوں ہزار انسانوں جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے، کے قتل عام کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ٹرمپ حکومت نے بھی بائیڈن حکومت کی جانب سے پانچ بار جنگ بندی

کی قرارداد ویٹو کرنے کے بعد پہلی بار ویٹو کر کے اپنے ووٹرز کو بھی مایوس کر دیا ہے۔
امریکہ کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی کی قرارداد ویٹو کیے جانے نے ایک بار پھر سلامتی کونسل کی ناقص ترکیب کو عیاں کر دیا ہے۔ایسا ادارہ جہاں صرف ایک ملک باقی تمام رکن ممالک کے ووٹ کو بے اثر کر سکتا ہے۔روس کے نمائندے ویسیلے نیبنزیا اس بارے میں کہتے ہیں: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ وہ عالمی امن کی محافظ ہونے کی بجائے امریکہ کے جیوپولیٹیکل اندازوں کی اسیر ہے۔“ انہوں نے مزید کہا:”سلامتی کونسل کی جانب سے فلسطین اور اسرائیل کے درمیان 80 سالہ جنگ کے تناظر میں عالمی امن اور استحکام کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لینے کا ایک اور موقع ضائع ہوگیا ہے۔“ دوسری طرف چین نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ کی جانب سے ویٹو کی شدید مذمت کی ہے۔
اقوام متحدہ میں چین کے مستقل مندوب فو کونگ نے امریکہ کے اس اقدام کو”ویٹو کی طاقت کا شر پر مبنی غلط استعمال“قرار دیا اور کہا:”واشنگٹن نے انتہائی بے رحمی سے غزہ کی عوام کی امید ختم کر دی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا:”جب سے غزہ میں جنگ شروع ہوئی ہے دنیا دیکھ رہی ہے کہ انسانی امداد کو ایک ہتھیار میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔مزید برآں، سویلین انفرااسٹرکچر کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور صحافیوں اور امدادی کارکنوں کا وحشیانہ قتل عام ہو رہا ہے۔اسرائیل کے اقدامات نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کی تمام سرخ لکیریں پار کر دی ہیں اور سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی قراردادوں نیز عالمی عدالت انصاف کے جاری کردہ احکامات کو بھی پامال کر دیا ہے۔اس کے باوجود ایک مخصوص ملک (امریکہ) کی حمایت سے عالمی قوانین کی یہ خلاف ورزیاں مسلسل جاری ہیں۔“
شاید اس بار جو چیز پہلے سے بہت زیادہ مختلف تھی وہ برطانیہ جیسے ممالک کا موقف تھا۔سلامتی کونسل میں لندن کے نمائندے نے کہا:”ہم نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے کیونکہ غزہ میں انسانی صورتحال ناقابل برداشت ہے۔“ انہوں نے مزید کہا: اسرائیل کو چاہیے کہ وہ فوراً غزہ میں انسانی امداد کی فراہمی کی محدودیت ختم کر دے۔“ اس برطانوی سفارتکار نے کہا:”اسرائیل کی جانب سے غزہ میں فوجی آپریشن کا دائرہ بڑھانے کے فیصلے کا کوئی جواز نہیں اور ہمیں اس پر اعتراض ہے۔“ دوسری طرف انسانی حقوق کے اداروں جیسے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے امریکہ کے ویٹو کی مذمت سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام ایک سفارتی اقدام نہیں بلکہ ”جرم میں شریک ہونا“ ہے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کے سیکرٹری جنرل نے اپنے بیانیے میں کہا:”یہ ویٹو اسرائیل کو اہل غزہ کی نسل کشی جاری رکھنے اور عام شہریوں کو بھوکا رکھنے کے لیے سبز جھنڈی دکھانے کے مترادف ہے۔“
تاریخ ہرگز نہیں بھولے گی کہ اس لمحے جب دنیا غزہ میں جاری نسل کشی روکنے کی بھرپور کوششوں میں مصروف تھی، امریکہ نے ان کوششوں کی مخالفت کی اور نسل کشی کا ساتھ دیا۔یہ ویٹو نہ صرف سفارتی کوششوں کی راہ میں رکاوٹ ہے بلکہ غزہ میں جاری اسرائیل کے انسان سوز مظالم، جنگی جرائم اور نسل کشی جیسے مجرمانہ اقدامات میں امریکہ کے شریک ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آسان الفاظ میں یہ کہ اگر آج غزہ کے کسی مہاجر کیمپ میں کوئی بچہ قتل ہوتا ہے یا کوئی ماں اپنے بچے کی لاش پر گریہ کناں نظر آتی ہے تو اس خون آلود تصویر میں وائٹ ہاؤس بھی برابر کا شریک ہے۔امریکہ کے اس ویٹو کے بعد یہ سوال سنجیدگی سے سامنے آیا ہے کہ موجودہ سیٹ اپ کی حامل سیکورٹی کونسل کس حد تک امن اور انسانی حقوق کی حفاظت کرنے کی طاقت اور جواز رکھتی ہے؟امریکہ کے بار بار کے ویٹو نے اسے ایک بے اثر اور ناکارہ ادارہ بنا دیا ہے۔

مسجد الاقصیٰ پر تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر، وقت کی ریت تیزی سے ہاتھوں سے پھسل رہی ہے

ضرار کھوڑو

آج کے اسرائیل میں مسجد الاقصیٰ کو تباہ کرنے اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر نو کے مطالبے سامنے آنا عام ہو چکے ہیں۔اسرائیلی افواج میں شامل سپاہی کسی تردد کے بغیر اپنی وردیوں پر تھرڈ ٹیمپل کے بیج لگاتے ہیں اور اپنی فوجی گاڑیوں پر الاقصیٰ کی فتح کا اعلان کرنے والے بینرز آویزاں کرتے ہیں۔انہیں بہت سی دولت مند تنظیموں کی مدد بھی حاصل ہے جن میں ٹیمپل انسٹی ٹیوٹ، ٹیمپل ماؤنٹ فیتھ فل اور ایریٹز یسرائیل فیتھ فل تحریکیں شامل ہیں۔مزید اہم بات یہ ہے کہ انہیں بہت سے امریکی انجیلی مسیحیوں کی حمایت بھی حاصل ہے جو اپنے مذہبی عقائد کے مطابق مسیحا کی آمد کے پیش خیمہ کے طور پر ہیکل کی تعمیر نو کا خیر مقدم کرتے ہیں۔
کچھ روز قبل 26 مئی کو اسرائیل نے یوم یروشلم منایا۔یہ وہ دن ہے جب اسرائیل نے 1967ء کی جنگ کے بعد مشرقی یروشلم اور مغربی کنارے پر قبضہ کیا تھا۔اس دن کی تقریبات میں انتہائی دائیں بازو کے ہزاروں اسرائیلیوں کو سڑکوں پر نکل کر عربوں کو ہراساں کرنے کی قومی تفریح میں مشغول دیکھا گیا۔اسرائیلی قومی سلامتی کے وزیر اتامار بین گویر کی موجودگی اور ان کی حمایت سے ہجوم نے مسلم کوارٹر کی جانب مارچ کیا جہاں انہوں نے ’عربوں کو موت دو‘ جیسے نعرے لگاتے ہوئے غزہ کے باشندوں کی حالت زار کا مذاق اڑایا جبکہ اسلام اور اس کی معزز شخصیات کے خلاف گستاخانہ نعرے بلند کیے۔یہ تمام سرگرمیاں اسرائیلی پولیس کے حفاظتی حصار میں کی گئیں۔
ماضی کی روایات کے مطابق ان اسرائیلیوں نے الاقصیٰ کے احاطے پر بھی دھاوا بولا جہاں انہوں نے گانا گایا، رقص کیا اور تلمودی رسومات ادا کرتے ہوئے ایک بار پھر نئے نکبہ اور فلسطینیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔غزہ نسل کشی کی حمایت کرنے والے ایک اہم نام اور صہیونی حکومت کے وزیر خزانہ بیزالیل اسموترخ نے بھی اس موقع پر تقریر کی اور ’فتح‘، ’قبضے‘ اور ’آبادکاری‘ کو اپنے سب سے قیمتی مقاصد کے طور پر بیان کیا۔ان کا ایک اور بیان جو ان کے سامعین کے کانوں میں شہد گھول گیا وہ ان کی جانب سے اسلام کے مقدس ترین مقامات میں سے ایک، مسجد الاقصیٰ کے مقام پر ’ٹیمپل‘ کی تعمیر نو کا مطالبہ تھا۔
اسرائیلی وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو نے بھی مسجد اقصیٰ کے زیرِ زمین بڑی سرنگ پر ٹہلتے ہوئے ایک ویڈیو پیغام جاری کیا۔اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اس نے یہ سرنگیں آثارِ قدیمہ کی تحقیقات کے لیے بنائی ہیں لیکن وسیع پیمانے پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ زیرِ زمین کھدائی کا مقصد مسجد الاقصیٰ کی بنیادوں کو کمزور کرنا ہے اور ایسا کوئی آثار قدیمہ کا ثبوت

تلاش کرنا ہے جو انہیں ٹیمپل ماؤنٹ (جسے عرب حرم الشریف کہتے ہیں) پر اپنے مکمل قبضے کا جواز فراہم کر سکے۔یوں وہ آخرکار نام نہاد تھرڈ ٹیمپل (ہیکلِ سلیمانی) کی تعمیر کرسکیں۔
اس سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے اور دوسرے ہیکل کیا تھے؟ تو پہلا ہیکل تقریباً 957 قبلِ مسیح میں تعمیر ہوا تھا جسے چند صدیوں بعد یروشلم کے محاصرے کے دوران سلطنت بابل نے تباہ کر دیا تھا۔دوسرا ہیکل 538 قبل مسیح میں تعمیر کیا گیا تھا لیکن اسے بھی 70ء میں سلطنت روم کے خلاف یہودیوں کی خونریز اور بدقسمت بغاوت کے نتیجے میں رومی حکمرانوں نے تباہ کر دیا تھا۔دوسرے ہیکل کی باقیات میں سے صرف اس کی مغربی دیوار باقی رہ گئی ہے جو آج ’ویلنگ وال‘ کہلاتی ہے جہاں تقریباً ہر امریکی سیاستدان کو جانا پڑتا ہے اور یہاں ان کے لیے اسرائیل کے جھنڈے کے ساتھ وفاداری کا عہد کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ اسی طرح طاقتور اسرائیلی لابیز کے فنڈز اور حمایت کے دروازے ان کے لیے کھلتے ہیں۔
تو نئے ہیکل کی تعمیر کیوں؟ تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر کیوں ضروری ہے؟ بعض یہود مذہبی دھڑوں میں یہ غالب سوچ پائی جاتی ہے کہ مسیحا کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے تھرڈ ٹیمپل تعمیر کیا جانا چاہیے۔یہ مسیحا ممکنہ طور پر یہودی بالادستی کے ایک نہ ختم ہونے والے سنہری دور کا آغاز کرے گا جس میں دیگر تمام قومیں ان کی مرضی کی تابع ہوجائیں گی لیکن اس کے لیے پہلے مسجد الاقصیٰ کو منہدم کرنا ہوگا۔اس کے حق میں سب سے پہلی حقیقی آواز شلوموگورین نے اٹھائی جو اسرائیلی ’دفاعی‘ افواج کے سابق چیف ربی تھے۔1967ء میں وہ 50 یہودیوں کو مسجد الاقصیٰ کے احاطے میں دعاؤں کی غرض سے لے گئے اور وہاں ہیکل کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا۔
یہ وہ دور تھا جب اسرائیل مقبوضہ علاقوں میں عرب آبادی کو قطعی طور پر ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا یا یہ کہہ لیں کہ اسرائیل 1967ء کی جنگ میں شاندار فتح کے باوجود اپنے عرب ہمسایوں کو ایک اور جنگ کا جواز فراہم کرنے کے معاملے میں کسی حد تک احتیاط سے کام لے رہا تھا۔اسی اثنا میں ربی شلوموگورین کی مذمت کی گئی اور اسرائیل کے چیف ربیوں نے حکم دیا کہ یہودیوں کے لیے رسمی ناپاکی کی وجوہات کی بنا پر ماؤنٹ ٹیمپل میں داخل ہونا ممنوع ہے۔ان رسمی ناپاکی کی وجوہات کو اس کالم میں بتانا انتہائی مشکل ہے۔
سرکاری حکم نامے کے باوجود زیرِ زمین کھدائی (اسرائیل کی مذہبی وزارت کے زیرِ اہتمام) کا کام اسی سال شروع ہوا اور مسلم کوارٹر کی کئی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچانے کے بعد بھی یہ کام جاری ہے۔لیکن 2025ء کا اسرائیل 1967ء کے اسرائیل سے انتہائی مختلف ہے کیونکہ یہ ایک قابض بالادست طاقت بن چکی ہے جو فلسطینیوں کی قومیت کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔وہ اس وقت تو انتہائی مذہبی منافرت اور تشدد سے متاثر نہیں ہوا تھا لیکن اب وہ اس کے رنگ میں ڈوبا نظر آتا ہے اور ممکنہ طور پر مستقبل میں بھی اسرائیل ایسا ہی کرتا رہے گا۔
آج کے اسرائیل میں مسجد الاقصیٰ کو تباہ کرنے اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر نو کے مطالبے سامنے آنا عام ہو چکے ہیں۔اسرائیلی افواج میں شامل سپاہی کسی تردد کے بغیر اپنی وردیوں پر تھرڈ ٹیمپل کے بیج لگاتے ہیں اور اپنی فوجی گاڑیوں پر الاقصیٰ کی فتح کا اعلان کرنے والے بینرز آویزاں کرتے ہیں۔انہیں بہت سی دولت مند تنظیموں کی مدد بھی حاصل ہے جن میں ٹیمپل انسٹی ٹیوٹ، ٹیمپل ماؤنٹ فیتھ فل اور ایریٹز یسرائیل فیتھ فل تحریکیں شامل ہیں۔
مزید اہم بات یہ ہے کہ انہیں بہت سے امریکی انجیلی مسیحیوں کی حمایت بھی حاصل ہے جو اپنے مذہبی عقائد کے مطابق مسیحا کی آمد کے پیش خیمہ کے طور پر ہیکل کی تعمیر نو کا خیر مقدم کرتے ہیں۔
اگرچہ انجیلی مسیحیوں کے مطابق وہ یہودیوں سمیت پوری دنیا کو تبدیل کر دیں گے (پھر چاہے وہ تبدیلی آگ اور تلوار سے ہی کیوں نہ لائی جائے) لیکن فی الحال دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔البتہ وقت کی ریت تیزی سے ہاتھوں سے پھسل رہی ہے۔

بقیہ 1

قافلہ سالاروں کی طرف سے مسائل کے حل کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ مستند کارروان یا جو کارروان متعدد بار زیارات پر جاچکے اُن کا انتخاب کریں تاکہ زائرین کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ قافلہ سالار مخلص ہوتا ہے لیکن اُس کے تجربات ناکام ہوجاتے ہیں جس سے زائرین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس حوالے سے زائرین شریر قسم کے قافلہ سالاروں سے اجتناب کریں ویزہ کا معاملہ چونکہ دوسرے ملک کی پالیسیز پر منحصر ہوتا ہے البتہ زائرین کو ویزہ کے حوالے سے درپیش مسائل کے حل کیلئے ہماری کوششیں جاری رہتی ہیں۔جس قدر ممکن ہو ہم زائرین کی بہتری کیلئے اقدامات اُٹھاتے رہتے ہیں۔
مسنگ پرسنز کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ مسنگ پرسنز کا معاملہ تشیع کا بنیادی مسئلہ ہے پاکستان میں آئین اور قانون موجود ہیں اگر ادارے اپنی حدود و قیود میں رہ کر کام کریں تو اُس کے اچھے اثرات مرتب ہونگے اگر کوئی ادارہ آئین کو پامال کر کے کوئی اقدام کریگا تو آئین کی پامالی کیساتھ ساتھ اداروں کا تشخص بھی خراب ہوتا ہے۔ہمارا سادہ سا آئینی مطالبہ ہے کہ اگر ہمارے جوانوں نے کوئی ایسا اقدام کیا ہے جو واقعاً غیر آئینی اور غیر قانونی ہے تو اُس کیلئے بھی یہ طریقہ کار نہیں ہوتا کہ اُن کو اُٹھا کر غائب کر دیا جائے۔اگر آپ کو انوسٹیگیشن کرنی بھی ہے تو ایک دو ماہ انوسٹیگیشن کریں لیکن معاملہ پھر بھی عدالت میں جائیگا اور فیصلہ عدالت ہی کریگی۔جن پر آپ الزام لگا رہے ہیں اُن کو تو اپنی صفائی کا موقع فراہم کریں۔اگر عدالت اُسے قصوروار ٹھہراتی ہے تو جو آئین کے مطابق جو مرضی سزا دیں لیکن آئینی تقاضوں کو ہر صورت پورا کریں جو اس ملک کے ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔

بقیہ 2

ایک بنیادی ستون ہے، اگر امامت کے بعد مرجعیت کا وجود نہ ہوتا تو اسلامی تعلیمات اور اقدار میں بہت سے مسائل جنم لے لیتے اور رسالت اور امامت کے عظیم مقاصد غیر واضح ہو جاتے ہیں۔بے شک امامت کا سلسلہ اپنی جگہ قائم و دائم ہے اور قیامت تک رہے گا لیکن دورِ غیبت میں مرجعیت کا نظام، عالمی نظام میں ایک مسلمہ حقیقت بن چکا ہے جس کے ذریعے تمام عالم اسلام رہنمائی حاصل کر رہا ہے۔مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں مرجعیت، مکتب اہلبیتؑ کی پہچان بن چکی ہے اور دورِ حاضر میں تشیع کی حقیقی شکل بھی مراجع نے واضح کی۔جبکہ چند ناعاقبت اندیش لوگ اسی نظام کیخلاف کام کر رہے ہیں دراصل وہ شیعت اور نظام مرجعیت کو کمزور کرکے اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں لیکن امام زمانہ علیہ السلام کے سائے چلنے والے اس نظام کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا تاوقتیکہ امام وقت کا ظہور ہو جائے اور سارا نظام امام کے سپرد کر دیا جائے۔

بقیہ 3

فلاحی ریاست کی بنیاد ہی کمزور اور محروم طبقے کی مدد پر رکھی گئی اور ہمارا بھی ایک ہی منشور ہے کہ جس قدر ہوسکے پاکستانی عوام کی خدمت کو یقینی بنا کر اُن محرومیوں کا ازالہ کیا جائے۔

بقیہ 4

نے کہا کہ علماء کرام غیبت صغریٰ کے آغاز سے لے کر غیبت کبریٰ کے دوران، بلکہ اس سے بھی پہلے اسلام اور اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں مصروف رہے۔انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کے علوم کو معاشرے تک منتقل کیا اور علمی و عملی ہر دو میدانوں میں دین اور معارف کے مبلغ رہے۔آیت اللہ مدرسی یزدی نے مزید کہا: نجف اشرف، اس سے قبل کوفہ اور دیگر ان علاقوں میں جہاں شیعہ موجود تھے، بڑے بڑے علماء نے دینی سرگرمیاں انجام دیں۔یہاں تک کہ بعض ایسے علاقوں میں جہاں شیعہ اکثریت میں نہ تھے، علماء نے نہایت دشواریوں کے باوجود معارف اہل بیت کو محفوظ رکھا، اگرچہ ان کی قدر و منزلت آج بھی پوری طرح شناخت نہیں۔انہوں نے دور معاصر میں علماء کے کردار کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: جیسا کہ رہبر معظم انقلاب بارہا ارشاد فرما چکے ہیں، مرحوم آیت اللہ شیخ عبدالکریم حائری یزدی رحمۃ اللہ علیہ نہایت دشوار تاریخی حالات میں عراق سے ایران آئے اور حوزہ علمیہ قم کی عظیم بنیاد کو دوبارہ استوار کیا۔آیت اللہ مدرسی یزدی نے کہا: حاج شیخ عبدالکریم حائری یزدی رحمۃ اللہ علیہ نے سختیوں اور محرومیوں کو برداشت کرتے ہوئے اپنے شاگردوں کے ہمراہ اس مبارک شجر کو قم میں لگایا، جو اللہ کے فضل سے دن بدن مضبوط تر ہوا اور مراجع ثلاث کے دور میں اور مرحوم آیت اللہ بروجردی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں مزید ترقی اور شگوفائی کی منزلیں طے کیں۔

بقیہ 5

میں تشکیل پایا ہے اور اس کی انقلابی حیثیت مسلمہ ہے۔اہل بیت علیہم السلام بالخصوص امام حسین علیہ السلام کے چاہنے والوں اور عاشقوں کا یہ عظیم اجتماع لائق تحسین اور قابلِ شکر ہے۔آیت اللہ اعرافی نے ماہ محرم اور صفر کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اہل بیت علیہم السلام خصوصاً امام حسین علیہ السلام کی عظمت روز روشن کی طرح عیاں ہے اور آپ حضرات اس عظمت کا براہ راست مشاہدہ کرتے ہیں اور عملی میدان میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔عاشورا محض ایک زمینی واقعہ نہیں بلکہ اس کا پرچم عالم غیب و شہود میں بلند ہے۔حوزہ علمیہ کے مدیر نے عتبات عالیات کی تعمیر نو کے معنوی، سماجی اور سیاسی پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس عمل میں ذاتی تقدس کے علاوہ انقلاب اسلامی کے اہداف کی تکمیل کا ایک اہم پہلو بھی شامل ہے۔یہ ایک ایسی تحریک ہے جو انقلاب کے بنیادی ستونوں کو مضبوط کرتی ہے اور اس کے پیغام کو مزید گہرائی عطا کرتی ہے۔یہ سرگرمیاں نہ صرف عراقی عوام اور شیعہ دنیا کے سامنے بلکہ پورے عالم اسلام میں ایک اسٹریٹجک کردار ادا کر رہی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ایران اور عراق کے درمیان جو گہرا اور بابرکت تعلق قائم ہے، وہ اسلام اور تشیع کے عظیم اہداف میں سے ہے۔اس سطح کا اسٹریٹجک تعلق دنیا کے کسی اور خطے میں موجود نہیں لیکن استعمار بالخصوص امریکہ؛ ایران اور عراق کے اسٹریٹجک تعلقات کو خراب کرنے کے درپے ہے۔متعدد دستاویزات اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ امریکہ اور انقلاب اسلامی کے دشمنوں نے ایران اور عراق کے اسٹریٹجک تعلقات کو نقصان پہنچانے اور دونوں ملکوں کو ایک دوسرے سے دور کرنے کے لیے مختلف سازشیں اور منصوبے بنا رکھے ہیں۔

بقیہ 6

عوام کے پاس، لیکن ایمان کی طاقت نے طاغوتی نظام کو گرا دیا۔“آیت اللہ علم الہدی نے خبردار کیا کہ دشمن جان چکا ہے کہ ”ایمان“ انقلاب کا پاسبان ہے، اسی لیے وہ فساد اور فحشا کو فروغ دے کر اس ایمانی رشتہ کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج بعض داخلی عناصر بھی آزادی اور پیشرفت کے نام پر فساد کو جائز قرار دے رہے ہیں، جبکہ یہ سب دشمن کی سازش کا حصہ ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ایماندار نوجوان حججی بن کر دفاع وطن کرتے ہیں، لیکن اگر فساد نے ایمان چھین لیا تو نہ جوان باقی رہتا ہے نہ انقلاب۔“آیت اللہ علم الہدیٰ نے بے حجابی کو”آزادی“نہیں بلکہ”فساد کی توسیع“قرار دیا اور کہا کہ عوامی غیرت اور انقلابی حمیت کو اجازت نہیں دینی چاہیے کہ ملک بے راہ روی کا شکار ہو۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آج بھی امام کا راستہ زندہ ہے، اور اگر نوجوانانِ مؤمن ایمان کی سرحدوں پر ڈٹے رہیں تو استکبار کو شکست ہوگی، اور یہی زمینہ ظہور میں تعجیل کا سبب بنے گا۔

بقیہ 7

اور ان کی تعلیمی سطح کو بلند کرنے کے منصوبے پر تبادلہ خیال تھا۔جامعۃ المصطفیٰ کے نمائندہ نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہندوستان میں حوزات علمیہ کی قدیم اور باوقار علمی روایت کا ذکر کیا اور کہا کہ ان مدارس کی علمی شناخت کو مزید مؤثر بنانے کے لیے کیفی معیار کی بہتری ناگزیر ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ علماء اور مدارس کے منتظمین کی ہمراہی سے اس اہم منصوبے کو عملی شکل دی جاسکتی ہے۔اس موقع پر حجت الاسلام و المسلمین کلب جواد نقوی نے بھی جامعۃ المصطفیٰ کی علمی خدمات اور خاص طور پر ہندوستان میں دینی تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کی کوششوں کو سراہا۔انہوں نے منصوبے کی مکمل تائید کرتے ہوئے یقین دہانی کروائی کہ علمائے ہند اس عمل میں بھرپور تعاون فراہم کریں گے۔یہ ملاقات ایسے وقت میں انجام پائی ہے جب دنیا بھر میں دینی تعلیم کے جدید تقاضے سامنے آرہے ہیں اور دینی مدارس کو معاصر چیلنجز کے مطابق اپنی تدریسی حکمت عملی میں اصلاح لانے کی ضرورت ہے۔

بقیہ 8

بطور مسلمان ہمارا ایمان ہے یہ کہ خدا کے حضور ہمارے قربان کردہ جانور کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا بلکہ ہمارا ہدف، ہماری نیت، ہمارا ایثار، ہمارا اخلوص اور ہمارا تقویٰ پیش ہوتا ہے۔لہٰذا ہمیں اس جانب اپنی توجہ مرکوز رکھنی چاہیے کہ ہم کتنے اخلاص اور ایثار کے ساتھ یہ قربانی پیش کر رہے ہیں۔علامہ ساجد نقوی کے مطابق عید قربان کے موقع پر ہمیں دنیائے اسلام میں اپنی جان و مال کی قربانیاں دینے والوں کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اور خاص طور پر غزہ، فلسطین، لبنان، کشمیر اور دیگر خطوں میں عالم اسلام اور انسانیت پر جاری سامراجی مظالم کی مذمت کرتے ہوئے مظلوموں کی حمایت میں صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیے۔اس کے ساتھ اپنے گردو پیش میں نادار افراد کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا چاہیے۔قائد ملت جعفریہ پاکستان نے کہا کہ عید الاضحیٰ کے نیک اور بابرکت موقع پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم انبیاء کرام، ائمہ اطہار علیہم السلام، شہدائے اسلام کی قربانی سے بالخصوص حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی قربانی سے سبق لیتے ہوئے عالم اسلام کو درپیش مسائل کے حل کے لئے ایک راہ متعین کریں گے۔امت مسلمہ کے اتحاد اور ترقی میں رکاوٹ بننے والے عوامل، بحرانوں، چیلنجز اور مشکلات کے خاتمے کے لئے اقدامات کریں گے۔

بقیہ 9

حجۃ الاسلام والمسلمین حسین شریفی نے اربعین کی الٰہی بنیادوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اربعین کے الٰہی معنوی طرز زندگی کے بارے میں تحقیق کرنا ضروری ہے تاکہ لوگ حسینی طرز زندگی کے الٰہی نمونوں سے روشناس ہوسکیں۔انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی الٰہیات اربعین کانفرنس کو موصول ہونے والے 200 مقالات میں سے 67 مقالات فارسی جب کہ 32 عربی میں ہیں جن میں ایران، عراق اور لبنان کے چار مقالات کو بہترین مضامین کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔اس موقع پر بین الاقوامی نہج البلاغہ فاؤنڈیشن کے سربراہ آیت اللہ سید حسین دہنچر وار نے کہا کہ خطرات کے خوف سے ہمیں اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہونا چاہئے، آج مسلمان غزہ کے مظلوم اور نہتے بچوں اور عورتوں کے قتل عام پر کیسے خاموش رہ سکتے ہیں؟ کانفرنس میں عراق کی ریڈیو اور ٹیلی ویژن یونین کے سربراہ سید حامد حسینی نے اربعین مارچ کو اسلام کی طاقت کی نشانی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اربعین مارچ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی راہ ہموار کر رہا ہے جس میں توسیع کے لئے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔انہوں نے زائرین کے استقبال کے لیے عراقی عوام کی مکمل تیاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی تحریک آج کی کربلا کی تحریک ہے جس کے بارے میں ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہیے۔عراق کے ثقافتی مشیر یاسر عبدالزہرا الحجاج نے کہا کہ اربعین ایک ایسی تحریک ہے جسے مسلمانوں کی انفرادی اور سماجی زندگی کے تمام مراحل میں جاری رہنا چاہیے۔

بقیہ 10

اپنے امام کی فرمانبرداری اور اطاعت پر سفیر امام حسین علیہ السلام کو سلام پیش کرتے ہیں۔

بقیہ 11

کیا۔دارالقرآن الکریم کے مسؤل نے بتایا کہ ان تعلیمی و تربیتی پروگراموں کا مقصد بچوں کو قرآنِ مجید سے انسیت پیدا کرنا اور ان کی تلاوت کی مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔بچوں کی اجتماعی تلاوت انہی سیکھے گئے اسباق کا عملی نمونہ ہے، جو دارالقرآن نے انہیں سکھائے ہیں۔حرمِ امام علیؑ کے روحانی ماحول میں اس طرح کی اجتماعی تلاوت کے ذریعے زائرین کے دلوں کو قرآنِ مجید سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بقیہ 12

فرق کو یکساں سمجھنا، ہر حال میں خدمت کے لیے تیار رہنا، خدا کی پناہ لینا اور حق کے دفاع کا پرچم بلند کرنا اس زندگی کے بنیادی اور دائمی اجزاء ہیں۔حج کے مناسک نے اس زندگی کی علامتی مثالیں اپنے اندر سمو رکھی ہیں، اور حج گزار کو اس سے روشناس کراتے اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں۔اس دعوت کو سننا چاہیے۔دل کو اور ظاہر و باطن کی آنکھوں کو کھولنا چاہیے۔سیکھنا چاہیے اور ان دروس کو استعمال کرنے کے لیے کمر کس لینی چاہیے۔ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق اس راہ میں ایک قدم بڑھا سکتا ہے، اور علماء، دانشور، سیاسی منصب دار اور سماجی حیثیت رکھنے والے افراد دیگروں سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔انہوں نے کہا کہ دنیائے اسلام کو آج پہلے سے کہیں زیادہ ان دروس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔یہ دوسرا حج ہے جو غزہ اور مغربی ایشیا کے المناک واقعات کے دوران انجام پا رہا ہے۔فلسطین پر قابض مجرم صیہونی گینگ نے ناقابل یقین درندگی اور عدیم المثال بے رحمی اور شرانگیزی کے ساتھ غزہ کے المیے کو ایک ناقابل یقین حد تک پہنچا دیا ہے۔اس وقت فلسطینی بچے بموں، گولوں اور میزائیلوں کے علاوہ بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں۔اپنے عزیزوں، جوانوں اور ماں باپ کو کھونے والے غم رسیدہ گھرانوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔اس انسانی المیے کے سامنے کسے کھڑا ہونا چاہیے؟ بلاشبہ یہ فریضہ سب سے پہلے اسلامی حکومتوں پر عائد ہوتا ہے اور پھر اقوام پر جو اپنی حکومتوں سے اس فریضے پر انجام دہی کا مطالبہ کریں۔مسلم حکومتیں شاید مختلف مسائل میں آپس میں سیاسی اختلاف رکھتی ہوں لیکن یہ اختلافات غزہ کے المناک مسئلے پر متفقہ موقف اپنانے اور آج کی دنیا کے سب سے مظلوم انسانوں کے دفاع میں تعاون کے سلسلے میں ان کے آڑے نہ آئیں۔مسلم حکومتوں کو صیہونی حکومت کی امداد رسانی کی تمام راہوں کو بند کر دینا چاہیے اور اس مجرم کو غزہ میں اپنی بے رحمانہ کارروائی جاری رکھنے سے باز رکھنا چاہیے۔امریکا، صیہونی حکومت کے جرائم کا یقینی شریک ہے، اس خطے میں اور دیگر اسلامی علاقوں میں امریکا سے وابستہ لوگ، مظلوم کے دفاع کے سلسلے میں قرآن مجید کی آواز سنیں اور امریکا کی سامراجی حکومت کو اس ظالمانہ رویے کو روکنے پر مجبور کریں۔حج میں برائت کا اعلان، اس راہ میں ایک قدم ہے۔غزہ کے عوام کی حیرت انگیز مزاحمت نے مسئلۂ فلسطین کو عالم اسلام اور دنیا کے تمام آزاد منش انسانوں کی توجہ کا سب سے بڑا مرکز بنا دیا ہے۔اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس مظلوم قوم کی حمایت کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔مسئلۂ فلسطین کا نام اور اس کی یاد کو طاق نسیاں کی زینت بنا دینے کی سامراجیوں اور صیہونی حکومت کے حامیوں کی کوششوں کے باوجود اس حکومت کے حکمرانوں کی شر پسند ماہیت اور ان کی احمقانہ پالیسی نے ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے کہ آج فلسطین کا نام ہمیشہ سے زیادہ درخشاں ہے اور صیہونیوں اور ان کے حامیوں سے نفرت، ہمیشہ سے زیادہ ہے اور یہ عالم اسلام کے لیے ایک اہم موقع ہے۔اہل سخن اور سماجی حیثیت رکھنے والے افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اقوام کو آگاہ کریں، انہیں حساس بنائیں اور فلسطین سے متعلق مطالبات کو مزید پھیلائیں۔آپ باسعادت حجاج بھی، حج کے مناسک کے دوران دعا اور خدا سے مدد طلب کرنے کے موقع سے غفلت نہ کیجیے اور خداوند متعال سے ظالم صیہونیوں اور ان کے حامیوں پر فتح کی دعا کیجیے۔خداوند عالم کی صلوات و سلام ہو پیغمبر اکرم، ان کی پاکیزہ آل پر اور سلام و درود ہو بقیۃ اللہ حضرت مہدی عجل اللہ ظہورہ پر۔

بقیہ 13

علاقے سے نکل گئے۔لبنانی وزیراعظم نواف سلام نے حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ”عید اور سیاحتی سیزن کے موقع پر یہ حملے لبنانی معیشت، امن و امان اور استحکام پر دانستہ حملہ ہیں۔“لبنانی صدر جوزف عون نے بھی اسے”بین الاقوامی معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی“قرار دیا اور کہا کہ”مقدس مذہبی تہوار کے دن ان حملوں کا کوئی جواز نہیں بنتا۔“اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ حزب اللہ کے ڈرون پروگرام نے حالیہ مہینوں میں اسرائیل کے خلاف حملوں میں کلیدی کردار ادا کیا، اور ان سرگرمیوں کو روکنا ضروری تھا۔

بقیہ 14

رہا ہے۔شفقت علی خان نے واضح کیا کہ پاکستان مشکل کی اس گھڑی میں لبنان کی حکومت اور عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔انہوں نے بین الاقوامی برادری، اقوام متحدہ اور جنگ بندی کے ثالثوں پر زور دیا کہ وہ اسرائیلی قابض افواج کو جوابدہ ٹھہرانے اور مزید کشیدگی کو روکنے کے لیے فوری کردار ادا کریں

بقیہ 15

گوپال پوری طاب ثراہ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ان کی تیسویں برسی کے موقع پر ایک باوقار تقریب شہر علم و ادب ”لکھنؤ“ میں شبیہ روضۂ مولا علی علیہ السلام سرفراز گنج میں منعقد ہوئی، جس میں اُن کے مجموعۂ اشعار”کلیاتِ شعور“کی شاندار رسمِ رونمائی انجام پائی۔

بقیہ 16

پاکستان صرف مودی و بیرونی دشمنوں کا شکار نہیں بلکہ اندرونی بحران اور انحراف اور بے شعوری بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔

بقیہ 17

موقع پر ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں وہ عظیم شخصیت جنہوں نے اپنی زندگی دینِ اسلام، عشقِ اہل بیتؑ، اور ملت کے حقوق کے تحفظ کے لیے وقف کی۔انہوں نے مزید کہا کہ حج کے مبارک سفر کے دوران منیٰ میں پیش آنے والے المناک حادثے میں شہید ہو کر علامہ غلام محمد فخر الدین نے اپنی زندگی کا آخری لمحہ بھی اللہ کی راہ میں بسر کیا اور راہِ عشق و شہادت کو اپنی زندگی کا حاصل بنایا؛ ان کی شہادت، ملتِ تشیع کا ایک ناقابلِ فراموش سانحہ ہے، لیکن ساتھ ہی ان کا کردار، خطابت، اور اخلاص آج بھی ہمارے دلوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے مزید کہا کہ علامہ غلام محمد فخر الدینؒ کی برسی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ پروردگار، شہید منیٰ علامہ غلام محمد فخر الدینؒ کے درجات بلند فرمائے، ان کے صدقے ملتِ اسلامیہ کو اتحاد، بصیرت اور استقامت نصیب فرما اور ہمیں ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

بقیہ 18

میں دعائے عرفہ کی تلاوت کی۔دعائے عرفہ کے ایک ایک فقرے نے حاضرین کے دلوں کو جھنجھوڑا اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ ہر زبان سے”الٰہی آمین“ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔سید الشہدا حسین بن فاطمہ علیہم السلام کی دعا کے عارفانہ جملے مشعلِ نور بن کر دلوں کو گرماتے رہے۔آقائے مخلصی نے اپنے مخصوص انداز میں سفیر حسین مسلم ابن عقیل علیہ السلام کے مصایب بیان کر کے در و دیوار کو رلایا۔آپ نے شہدائے مقاومت، محرومینِ امت، مسلمین و مسلمات، ملک و ملت کی کامیابی و فلاح، عالمی امن اور حجاج کرام کے لیے خصوصی دعا کی۔آخر میں استاد محترم حجۃ الاسلام محمد علی شاہ حسینی اجتماعی زیارتِ امام حسین پڑھی اور تمام حاضرین نے دو رکعت نمازِ زیارت ادا کی۔محفل کے اختتام پر جامعہ نجف کی جانب سے نیازِ امام حسین علیہ السلام کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔یہ بابرکت محفل نہ صرف یومِ عرفہ اور دعائے عرفہ کی عظمت کو اجاگر کرنے کا مؤثر ذریعہ بنی، بلکہ مکتبِ اہل بیت کے عرفانی، اخلاقی اور اجتماعی پیغام کی خوبصورت عکاسی کی بھی موجب بنی۔جامعۃ النجف سکردو میں ہر سال اجتماعی دعائے عرفہ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے اس کامیاب اور ایمان افروز محفل کا اہتمام کرنے پر جامعۃ النجف کو خراج تحسین پیش کیا۔

بقیہ 19

قافلہ سالاروں کی طرف سے مسائل کے حل کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ مستند کارروان یا جو کارروان متعدد بار زیارات پر جاچکے اُن کا انتخاب کریں تاکہ زائرین کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ قافلہ سالار مخلص ہوتا ہے لیکن اُس کے تجربات ناکام ہوجاتے ہیں جس سے زائرین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بقیہ 20

مذاکرات کی بھیک مانگتی ہے اور ایران اپنی شرائط پر مذاکرات کی میز پر آتا ہے۔مذاکرات کا چوتھا دور بھی مکمل ہوگیا ہے اور خود امریکہ کہہ رہا ہے کہ ہماری بات چیت آگے بڑھ رہی ہے۔لیکن ایرانی قیادت ان مذاکرات سے کوئی زیادہ پرامید نہیں۔کوشش کی گئی کہ انقلاب اسلامی کو محدود کیا جائے، لیکن نتائج بتاتے ہیں کہ دوسرے ممالک میں اگر انقلاب برپا نہیں ہوا تو اس کے اثرات اور اس کی قبولیت میں اضافہ ضرور ہوا ہے۔ہر ذی شعور، انسانی اور اسلامی فکر رکھنے والا، وسعت فکر اور انسانی آزادیوں پر یقین رکھنے والا شخص انقلاب کا حامی نظر آتا ہے۔پاکستان ہو، بھارت، یمن، سعودی عرب، عراق، شام یا دیگر مسلم ریاستیں یا انسانی حقوق کی بات کرنیوالے لوگ یا جماعتیں سب انقلاب اسلامی کی حمایت میں بات کرتی ہیں۔نائیجیریا میں اسلامی انقلاب نے بڑے اثرات مرتب کیے ہیں۔آیت اللہ ابراہیم زکزکی نے جو انقلاب نائیجیریا میں برپا کیا ہے اور جو تڑپ انہوں نے عوام کو دی ہے، یہ امام خمینیؒ کی فکر ہی کا نتیجہ ہے۔بلاتفریق مذہب و مسلک پاکستان میں انقلاب اسلامی کو ماننے والے اور اس کا دفاع کرنیوالے اور اس کے ساتھ کھڑے ہونیوالوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔
اسی طرح سے انقلاب ایران کے ہی اثرات ہیں کہ ایرانی وزیر خارجہ نے حالیہ پاک بھارت کشیدگی کے دوران دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی کیلیے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کی۔بین الاقوامی فورموں پر کشمیر پر بات کرنیوالا، پاکستان اور کشمیریوں کے موقف کی حمایت کرنیوالا ملک ایران نظر آتا ہے۔دنیا میں مظلوموں کی آزادی کی تحریکوں کی ایران سیاسی، مالی اور اخلاقی مدد کر رہا ہے۔ایران سمجھتا ہے کہ عوام کے حقوق ان کی خواہشات کے مطابق دیئے جائیں۔ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے مجھے اچھا لگا کہ اگر پاک انڈیا کشیدگی کے تناظر میں بھارتی میڈیا میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تو ایران نے وزیراعظم شہباز شریف کو تہران دورے کی دعوت دی۔اپنے دورے کے دوران وزیراعظم نے رہبر انقلاب آیت اللہ سید علی خامنہ ای سے ملاقات بھی کی اور ایران کے ایٹمی پروگرام کی حمایت کا اعلان بھی کیا۔حالیہ کشیدگی میں ایران نے جو مثبت سفارتی کردار ادا کیا ہے، بھارت کی چیخوں کی آوازیں دنیا بھر نے سنی ہیں۔تو وہ امریکہ جو ایران کو تنہا کرنا چاہتا تھا، آج سفارتی سائنسی دفاعی اور عالمی سیاست میں ہر جگہ موجود ہے۔

بقیہ 21

بڑھا رہا تھا۔آیت اللہ موسوی نے لبنان، یمن، ایران، عراق اور شام میں مقاومتی قوتوں کے مقابلے میں اس منصوبے کی ناکامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: صہیونی اپنے سیاسی و سکیورٹی منصوبوں کو نافذ کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ شام کی عبوری حکومت اور صہیونی حکومت کے درمیان آذربائیجان اور ترکی کی وساطت سے ہونے والے مذاکرات دراصل صہیونی منصوبوں کا حصہ ہیں جن کا مقصد شام کے سرحدی علاقوں میں مداخلت اور تقسیم کی راہ ہموار کرنا ہے۔امام جمعہ بغداد نے غزہ کی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک وحشیانہ اور تباہ کن جنگ ہے جس کا مقصد ملت فلسطین کو نیست و نابود کرنا اور انہیں مغربی استکباری منصوبوں کے سامنے جھکنے پر مجبور کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ مغربی اور صہیونی ذرائع ابلاغ اس بحران کو صرف نیتن یاہو کی ذات تک محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس تمام تباہی کی جڑ امریکہ کی خطے میں بدامنی پیدا کرنے والی پالیسیاں ہیں۔آیت اللہ موسوی نے کہا کہ امریکہ نہ صرف حکومتوں کے ساتھ بلکہ قوموں کے ساتھ بھی حقیقی صلح کا خواہاں نہیں ہے بلکہ وہ اقوام کو جھکانا چاہتا ہے اور اسی لیے وہ جنگوں کو طول دے کر ملتوں کے ارادے کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔

بقیہ 22

معاشرے سے الگ نہیں رہے ہیں اور ہمیشہ معاشرے کی ضروریات کے لیے کوشاں رہے ہیں۔حوزہ علمیہ کی اعلیٰ کونسل کے اس رکن نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ شیعہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور ان پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کہا: اس سلسلے میں ہماری اولین ذمہ داری دنیا اور اپنے معاشرے کے واقعات پر نظر رکھنا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہماری جنگ بھی دین و ایمان کے دشمنوں سے ہے۔اس جنگ میں ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ شیطانی نظام کے بجائے اللہ کا نظام غالب ہو اور اس الٰہی نظام کے نمائندے حوزات علمیہ ہیں لہٰذا جس طرح دین سیاست سے جدا نہیں، اسی طرح حوزات علمیہ بھی سیاست سے جدا نہیں ہیں۔آیت اللہ اراکی نے مزید کہا: سوشل میڈیا کا میدان دشمن کے لیے ایک کھلا میدان نہیں ہونا چاہیے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج یہ فضا اسی طرح بن چکی ہے۔حوزہ علمیہ کی اعلیٰ کونسل کے اس رکن نے کہا: آج حوزات علمیہ کو جاننا چاہیے کہ انبیاء کے راستے کے مخالف کون سا فکری و ثقافتی دھارا سرگرم ہے اور انہیں ہوشیار رہنا چاہیے۔یہ صرف حوزہ علمیہ قم کا فریضہ نہیں بلکہ تمام حوزات علمیہ کو اس میدان میں فعال رہنا چاہیے۔

بقیہ 23

پروگرام کی بنیاد رکھی تو نواز شریف نے ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کے مقابلے میں قومی مورال کو بلند کیا۔بحیثیت پاکستانی قوم ہمارے لیے ملکی دفاع اور قومی سلامتی سے زیادہ کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی۔ان کا کہنا تھا کہ پوری قوم دفاع وطن کے اقدامات میں حصہ لینے والے ہر شخص کی مقروض ہے مگر افسوس ایٹمی پروگرام کے بانی ذوالفقار علی بھٹو اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان جیسے محسنوں کیساتھ آخری دنوں میں کوئی اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔علامہ حافظ سید ریاض نجفی نے کہا کہ ایٹمی پروگرام میزائل ٹیکنالوجی کی مدد اور اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بھارت کے مقابلے میں افواج پاکستان نے 10 مئی کو فتح حاصل کی۔یہ سب ایٹمی پروگرام ہی کی وجہ سے ممکن ہوا۔قوم اپنے ہیروز کو یاد رکھے گی۔اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عام آدمی کے مسائل کو حل کیا جائے، دولت کا ارتکاز چند خاندانوں تک محدود رکھنے کی بجائے، ہر پاکستانی کو سہولیات دستیاب ہونی چاہئیں۔معاشی صورتحال ابتر ہوچکی ہے۔ہم آئی ایم ایف کے غلام بن چکے ہیں۔غلامی کی ان زنجیروں کو توڑ کر ہمیں معاشی خود کفالت کی طرف بڑھنا چاہیے۔

بقیہ 24

علم بلند کرنے والوں میں حضرت ابوذر غفاری (رہ) پیش پیش رہے۔انہوں نے مزید کہا: حضرت ابوذر غفاری (رہ) کی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ علم و کمال کے سبب بے شمار احادیث نبوی کے راوی قرار پائے۔ان کی حق و سچ کے اظہار میں بے باکی اور بے خوفی کی وجہ سے انہیں یہ سند امتیاز عطا ہوئی کہ زمین نے کسی ایسے شخص کو اپنے اوپر اٹھایا نہیں اور آسمان نے اس پہ سایہ نہیں کیا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو“۔علامہ سید ساجد علی نقوی نے کہا: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کی وجہ وہ سے پختہ نظریات کے حامل تھے، خاص کر معاشی و سیاسی حوالے سے وہ ایک واضح نقطہ نگاہ رکھتے تھے، کسی محل کے گرد چکر لگایا کرتے تھے اور سورۃ توبہ کی آیات کریمہ چونتیس، پینتیس تلاوت کرتے رہتے جس کا ترجمہ یہ کہ ”اور جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔جس روز وہ مال آتش جہنم میں تپایا جائے گا اسی سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا لہٰذا اب اسے چکھو جسے تم جمع کیا کرتے تھے“۔انہوں نے مزید کہا: ان کے نظریات پر اسلامی سکالرز نے متعدد کتابیں لکھیں ان میں سے ایک کتاب الاشتراکی الزاہد”سوشلسٹ پرہیزگار“ کے نام سے بھی شائع ہوئی ہے۔ان کے نظریات کیلئے ان کتب سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ حضرت غفاری (رہ) کو حق و صداقت کی راہ میں لاتعداد مشکلات جن میں سماجی بائیکاٹ حتیٰ کہ کئی بار جلاوطنی جیسے مصائب جھیلنے پڑے اور اسی جلاوطنی کے دوران انہوں نے اپنی کمسن دختر کے ہمراہ مدینہ سے فاصلے پر ربذہ کے مقام پر عالم مسافرت میں جان آفرین کے سپرد کردی۔

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ

خصوصی اشاعت

اس صفحہ پر تمام تر مضامین اور تحریریں آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ کی شائع کی جا رہی ہیں

جمعۃ المبارک 13 جون 2025ء تا جمعرات 19 جون 2025ء

یادگار تصویری جھلکیاں

مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی کی امامت میں نماز عید الاضحی کی ادائیگی کی تصویری جھلکیاں

مرکز معارف اسلامی
www.maarefislami.com

معارف اسلامی ایک دینی اور ثقافتی مرکز ہے جو پاکستان بھر میں اسلامی و قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری بطریق احسن انجام دے رہا ہے

@MaarefIslami   www.maarefislami.com   @MaarefIslamiOfficial

مبحثِ ثالث: غلات کی زکوۃ (۴)

مسئلہ: اگر انسان میں کوئی ایسا کام یا ہنر سیکھنے کی صلاحیت موجود ہو۔ جس کی مدد سے وہ اپنے اخراجات پورے کرسکتا ہو۔ تو اُس کے لیے وہ کام یا ہنر سیکھنا واجب ہے۔ کیونکہ وہ جب اُس کام یا ہنر کو سیکھ کر خود کو صدقہ سے بچا سکتا ہے۔ تو وہ غنی ہے۔ ہاں! جب تک وہ اُسے سیکھنے میں مشغول ہو اور اُس کے پاس اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے کوئی دوسری راہ نہ ہو۔ تو یہ اُس کے لیے زکوۃ لینے سے مانع نہیں بن سکتا۔

مسئلہ: وہ دینی طالب علم جو بالفعل کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ اُس کے لیے زکوۃ لینا جائز ہے کہ جب اُس علم کو سیکھنا اُس پر واجب عینی ہو۔ لیکن اگر وہ کمائی کرنے پر قادر ہو اور اُس کا کام اُس کی شان کے مطابق ہو۔ تو پھر اُس کا زکوۃ لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ بنیادی سرمایہ نہ ہونے کے باعث یا کمائی کے دیگر بنیادی وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے خود نہ کما سکتا ہو۔ یا کمائی کرنا اُس کی شان کے مطابق نہ ہو۔ جیسا کہ آج کے دور میں یہی صورت درپیش ہوتی ہے۔ تو اُس کا زکوۃ لینا جائز ہے۔ یہ حکم فقراء کے حصے کی بابت ہے۔ لیکن جہاں تک 'فی سبیل اللہ' کے حصے کی بات ہے۔ تو اُس میں سے اُس کے لیے لینا جائز ہے۔ جب کہ وہ اُسے ایسے کام پر صرف کرے کہ جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ اگرچہ وہ اُسے استعمال کرتے وقت قصدِ قربت نہ رکھتا ہو۔ ہاں! اگر وہ کسی حرام کام کی نیت سے سہم فی سبیل اللہ سے لے جیسے ریاستِ محرمہ۔ تو پھر اُس کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے فقیر و ضرورت مند ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور انسان اُس کے سچ یا جھوٹ کو جانتا ہو۔ تو وہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے گا۔ اور اگر وہ اِس حوالے سے لاعلم ہو۔ تو جب تک اُسے اُس کے فقیر ہونے کا وثوق نہ ہو۔ اُسے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یا یہ کہ اُس کی سابقہ حالت فقر والی ہو۔

مسئلہ: اگر کسی فقیر میت کے ذمہ انسان کا قرض ہو۔ تو وہ اُس سے زکوۃ کا حساب کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اُس کا کوئی ترکہ نہ ہو۔ جس سے اُس کا قرض ادا کیا جا سکے۔ اور اگر اُس کا ترکہ ہو۔ تو پھر اُس کے لیے ہوئے قرض سے زکوۃ کا حساب کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اُس کا ترکہ اِس طریقے سے تلف ہو جائے کہ تلف کرنے والا اُس کا ضامن نہ ٹھہر سکتا ہو۔

لیکن اگر اُس کے ورثاء قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں مانع بنیں۔ تو پھر زکوۃ کا اُس سے حساب کرنے کے جواز میں اِشکال ہے۔ اگرچہ جائز ہونا اَظہر ہے۔ یہی حکم اُس صورت میں ہے کہ جب کوئی شخص اُس فقیر کا ترکہ غصب کرلے۔ جس سے واپس کرنا ممکن نہ ہو۔ یا کسی ایسے شخص کے ہاتھوں ہو جائے۔ جس سے اُس کا بدلہ نہ لیا جا سکتا ہو۔

مسئلہ: اگر انسان کا کسی زندہ فقیر پر قرض ہو۔ تو زکوۃ سے اُس کے قرض کی اتنی مقدار کا حساب کیا جا سکتا ہے۔ جسے وہ چکا سکتا ہو۔ جب کہ فقیر کے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہو۔ جس سے وہ اپنا قرض اُتار سکتا ہو۔ خواہ وہ اپنا گھر یا کوئی ساز و سامان بیچ کر ادا کرے۔ یا وہ کوئی ایسا کام کرتا ہو۔ جس سے اُس کے قرض کی واپسی کی اُمید رکھی جا سکتی ہو۔ لیکن اگر فقیر ایسا ہو کہ اُس سے قرض کی واپسی کی بالکل بھی اُمید نہ ہو۔ تو اُس کے قرض کا زکوۃ سے حساب کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ زکوۃ براہِ راست فقیر کو دی جائے گی۔ پھر اُس کی مرضی پہ منحصر ہوگا کہ چاہے تو قرض ادا کرے۔ یا اُسے اپنے مصارف میں استعمال کرے۔

مسئلہ: فقیر کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ اُسے جو مال دیا جا رہا ہے۔ وہ زکوۃ ہے۔ بلکہ اُسے اِس انداز سے بھی دیا جا سکتا ہے کہ وہ اُسے ہدیہ سمجھے۔ اسی طرح انسان کا زکوۃ عین مال فقیر کی مصلحت میں صرف کرنا بھی جائز ہے جیسے آدمی اُسے کھجوریں پیش کرے۔ اور وہ تناول کرلے۔

مسئلہ: اگر مال کا مالک نصاب کی مقدار زکوۃ کے عنوان سے ایک شخص کو فقیر سمجھ کر دے۔ مگر بعد میں پتا چلے کہ وہ غنی تھا۔ تو اُس سے واپس لے کر دوبارہ اُس کے مصرف پہ لگانا واجب ہے۔ جب کہ اُس کے پاس زکوۃ کا عین مال باقی ہو۔ لیکن اگر اُسکے پاس عین مال باقی نہ ہو اور وہ اُسے تحقیق و تاکید اور اپنی تسلی کرنے کے بعد دیا ہو، یا مجتہد کے حکم سے دیا ہو، یا اُسے مجتہد کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے کی اجازت ہو۔ تو تلف ہونے کی صورت میں وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ یہ حکم اس بنا پر ہے کہ اِس مورد میں وہ زکوۃ کے ضائع ہونے کا موجب نہیں ہے۔ کیونکہ انسان زکوۃ کا ضامن اُس وقت ہوتا ہے کہ جب اُس کے تلف ہونے میں انسان کی اپنی طرف سے غفلت اور کوتاہی شامل ہو۔ لہٰذا جب ایسا نہیں ہے۔ تو وہ اُس کا ضامن نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر وہ زکوۃ بے محل دے دے۔ اور اِس سلسلے میں اپنے طور پر تحقیق نہ کرے۔ تو مال زکوۃ تلف ہونے کی صورت میں وہ اُس کا ضامن ہوگا۔ جب کہ اُس کے ضیاع میں اُس کی طرف سے بھی کوتاہی اور غفلت شمار کی جائے۔ اِس میں فرق نہیں کہ وہ مال جس کے حوالہ کرے۔ وہ مستحق کو جانتا ہو، یا نہ۔ لیکن اگر وہ اپنی طرف سے پوری تحقیق اور تسلی کرنے کے بعد کسی کو زکوۃ دے۔ مگر بعد میں حقیقت اُس کے برعکس ہو۔ تو تلف ہونے کی صورت میں وہ ضامن نہیں ہوگا جیسے اگر وہ کسی جامع الشرائط مجتہد یا اُس کا اجازہ رکھنے والے کسی شخص کو زکوۃ دے۔ اور وہ مستحقین تک پہنچنے سے پہلے تلف ہو جائے۔ تو وہ اُس کا ضامن نہیں ہوگا۔ مزید یہ کہ آدمی مال زکوۃ جس کے حوالہ کرے۔ اُس کے لیے اُس سے واپسی کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ جب کہ زکوۃ وصول کرنے والا یہ جانتا ہے کہ اُس نے جو مال لیا ہے۔ وہ زکوۃ ہے۔ جو کہ غنی پر حرام ہوتی ہے۔ اِسی طرح اگر وہ خود پر زکوۃ کے حرام ہونے کے بارے میں شک میں مبتلا ہو۔ تو بھی دونوں فرض کی گئی صورتوں میں وہ اُس سے مثل یا اُس کی قیمت کا مطالبہ کرے گا۔ لیکن اگر وہ اِس بات سے بالکل ہی لاعلم ہو، یا اُس کا خیال ہو کہ اُسے جو مال دیا گیا ہے۔ وہ ہدیہ ہے، زکوۃ نہیں۔ تو اُسے دینے والا اُس سے واپسی کا تقاضا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ دینے والے کی کوتاہی اور تقصیر ہے کہ اُس نے غیر مستحق کو کیوں دی؟ لہٰذا اب اُس کا ضامن بھی وہی (دینے والا) ہوگا۔ اِس صورت میں اگر زکوۃ لینے والا زکوۃ دینے والے کو واپس کر دے۔ تو وہ حق رکھتا ہے کہ زکوۃ دینے والے سے اُس کی واپسی کے عوض کا مطالبہ کرے۔ یہ حکم اِس بنا پر ہے کہ دھوکہ کھانے والا دھوکہ دہی کرنے والے سے اُس کے عوض کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ لیکن اگر زکوۃ دینے والے اپنے طور اپنا فریضہ ٹھیک ٹھیک انجام دیا ہو اور اُس کے استحقاق کی تحقیق کے بعد مال زکوۃ اُس کے حوالہ کیا ہو۔ تو پھر تلف ہو جانے کی صورت میں نہ وہ اُس کا ضامن ہے اور نہ ہی وصول کرنے والا۔ اِس حکم میں اِس لحاظ سے فرق نہیں ہے کہ دینے والا بذاتِ خود مالک ہو، یا کوئی اور۔ یہی حکم اُس وقت بھی ہے کہ جب زکوۃ لینے والے کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ زکوۃ غنی ہونے سے ہٹ کر زکوۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے۔ مثلاً وہ اُس کے واجب النفقہ افراد میں سے ہو، یا وہ ہاشمی ہو جب کہ زکوۃ دینے والا غیر ہاشمی ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی سبب ہو۔

عاملین

یہ وہ افراد ہیں۔ جنہیں زکوۃ جمع کرنے اور اُس کا حساب کتاب کر کے امامؑ یا نائب امام یا مستحق افراد تک پہنچانے کے کام پر رکھا جاتا ہے۔ اور انہیں اُس کام کی اُجرت دی جاتی ہے۔ اُن کا کام آج کے دور میں ٹیکسز جمع کرنے والے افراد کے کام کی طرح ہوتا ہے۔

مؤلفۃ القلوب

اِس سے مراد وہ اہل اسلام ہیں جن کا دینی معارف کی بابت اعتقاد کمزور ہوتا ہے۔ لہٰذا انہیں مال زکوۃ میں سے کچھ حصہ دیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ دین اسلام کو اپنے حق میں بہتر سمجھیں اور اِس پر ثابت قدم رہیں۔ یا اِس سے مراد وہ کافر ہیں جنہیں زکوۃ دینا اُن کے اسلام کی جانب مائل ہونے، یا دوسرے کافروں کے خلاف جہاد کی صورت میں مسلمانوں کی معاونت کا سبب بنے۔

غلام

اُس سے مراد وہ مکاتبہ غلام ہیں جو اپنی مطلق یا مشروط لکھی ہوئی قیمت ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ پس انہیں زکوۃ سے مدد دی جائے گی۔ تا کہ جو مال ان کے ذمہ ہے وہ اُسے ادا کردیں۔ نیز وہ غلام بھی کہ جنہیں بہت زیادہ سختی کا سامنا ہو، انہیں زکوۃ کے مال سے خرید کر آزاد کیا جائے۔ بلکہ مطلقاً جو بھی غلام ہو اُسے آزاد کرنا کہ جب زکوۃ کا کوئی دوسرا مستحق نہ ملے۔ بلکہ اظہر کی بنا پر مطلقاً غلام آزاد کرنا، خواہ کوئی دوسرا مستحق موجود ہو یا نہ ہو۔

مقروض

یہ وہ لوگ ہیں جن پر دوسرے لوگوں کا قرض ہو اور وہ اُسے بروقت ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ چاہے وہ اپنے سال کے دوسرے اخراجات پاس رکھتے ہوں یا نہ۔ اِس میں صرف یہ شرط ہے کہ انہوں نے جو قرض لیا ہوا ہے گناہ کے کام میں استعمال نہ کیا ہو۔ اِس بنا پر اگر کسی پر ایسے شخص کا قرض ہو کہ جس کے مال پر زکوۃ واجب ہو۔ تو وہ اُس کا قرض کا زکوۃ کے طور پر حساب کرسکتا ہے۔ بلکہ اُس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ اُس کے پاس زکوۃ ہے۔ اُسے مقروض کے حق میں تصور کرے۔ اور پھر اُسے مقروض کے لیے ہوئے قرض کی واپسی کی نیت سے اپنے پاس رکھ لے۔ خواہ مقروض اُسے اپنے ہاتھ میں نہ بھی لے۔ اور نہ ہی اُسے وصول کرنے کی اجازت دے۔ اِس کے بارے میں مقروض کو بتانا بھی ضروری نہیں ہے۔

لیکن اگر انسان پہ کسی دوسرے شخص کا قرض ہو۔ تو جس پر زکوۃ واجب ہو۔ اُس کے لیے جائز ہے کہ ابتداء ہی اُس کا قرض زکوۃ میں سے ادا کردے۔ کہ جب قرض لینے والا دنیا سے انتقال کرچکا ہو۔ لیکن اگر وہ زندہ ہو۔ تو حاکم شرعی کی اجازت کے بغیر ایسا جائز نہیں ہے۔ خواہ قرض لینے والے کو اِس بات کی اطلاع نہ بھی کی جائے۔ مگر جہاں تک اِس کا حاکم شرعی کی اجازت کے بغیر کافی ہونا ہے۔ تو وہ حسب ذیل دو اُمور پر موقوف ہے:

۱۔ جس پر زکوۃ واجب ہو۔ وہ مقروض پہ حق ولایت رکھتا ہو۔ لہٰذا وہ اُس کی سرپرستی میں اُس کی طرف سے زکوۃ وصول کرے گا۔ پھر اُس سے اُس کا قرض ادا کرے گا۔

۲۔ قرض دینے والا مقروض پہ حق ولایت رکھتا ہو۔ لہٰذا وہ پہلے اُس کی ولایت کا حق استعمال کرتے ہوئے اُس کی طرف سے زکوۃ وصول کرے گا۔ پھر اُسے مقروض کی طرف سے قرض کی ادائیگی فرض کر کے اُسے اپنی ملکیت میں لے لے گا۔ مگر یہ دونوں شرطیں ثابت نہیں ہیں۔ لہٰذا ایسا کرنا اُسی صورت میں کافی ہوگا۔ جب کہ حاکم شرعی کی اجازت سے ایسا کیا جائے گا۔ اور اگر قرض خواہ اُس شخص کے واجب النفقہ افراد میں سے ہو۔ جس پر زکوۃ واجب ہو۔ تو قرض ادا کرنے کے لیے زکوۃ دینا جائز ہے۔ اگرچہ اُسے اُس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے زکوۃ دینا جائز نہ ہو۔ یا وہ شروع سے ہی حاکم شرعی سے اجازت لے کر زکوۃ سے اُس کا قرض اُتار سکتا ہے۔

فی سبیل اللہ

اِس سے مراد اچھائی اور نیکی کے تمام اُمور ہیں جیسے راستے، پل، درس گاہیں اور مساجد بنانا اور اختلاف کرنے والے دو گروہوں کے مابین صلح کرانا وغیرہ۔ بلکہ اظہر یہ ہے کہ یہ ہر اُس فعل کو شامل ہے۔ جو خدا کی قربت کی نیت سے انجام دیا جائے۔ چاہے وہ عمومی جہت سے تعلق رکھتا ہو، یا خصوصی جہت سے جیسے کسی شخص کو حج پہ بھیجنا، کہ جس کے زکوۃ کے علاوہ کوئی دوسرا ذریعہ نہ ہو۔ یا عالم دین کے لیے گھر بنوانا وغیرہ۔

ابن سبیل

اِس سے مراد وہ مسافر ہے جس کا زادِ راہ ختم ہو جائے اور وہ اپنے شہر واپس نہ جا سکے۔ تو ایسے شخص کو زکوۃ کے مال سے اتنی رقم دی جائے گی تا کہ وہ آسانی کے ساتھ اپنے گھر پہنچ جائے۔ بشرطیکہ وہ کسی سے قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر اپنی ضرورت پوری نہ کرسکتا ہو۔ لیکن اگر ایسا کرنا اُس کے بس میں ہو تو اُسے زکوۃ نہیں دی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: جو شخص گناہ کے کام کے لیے سفر کرے اور اُس مقصد شنیع کے حاصل ہونے کے بعد وہ اپنے علاقے میں واپس لوٹنے کا قصد کرے۔ اور اُس حالت میں اُس کا زادِ راہ ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے وطن واپس نہ جا سکتا ہو۔ تو بھی اُسے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ کر کے نادم ہو جائے۔ تو اُسے ضرورت بھر زکوۃ سے مدد دینے کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو اپنے مال پر زکوۃ واجب ہونے کا یقین ہو اور وہ زکوۃ ادا کرے۔ پھر اُسے معلوم ہو کہ اُس پر تو زکوۃ نہیں بنتی تھی۔ تو اُس کے لیے دی ہوئی زکوۃ واپس لینا جائز ہے۔ اور اگر وہ تلف ہو جائے۔ تو وہ اُس کے متبادل کسی چیز کا مطالبہ کرے گا۔ جب کہ فقیر کو حقیقتِ حال کا علم ہو۔ اور اگر فقیر کو اِس بات کا علم نہ ہو۔ تو پھر اُس سے زکوۃ کی واپسی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے۔

قرآن کو اہل بیتؑ جدا کرنے سے درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

۱۔ اس سے وہ بہت سے علوم غائب ہوئے ہیں کہ جنہیں قرآن سے فقط اہل بیت اطہارؑ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔ قرآن نفس و معاشرے کی اصلاح عمل انجام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ قرآن و عترت دو متصل چیزیں ہیں۔ اور ان میں سے ایک، دوسرے کے بغیر اُمت کی اصلاح کے فریضے کو انجام نہیں دے سکتا۔

۳۔ اس سے قرآن ارباب ہوس بلکہ دشمنان دین کے ہاتھ کا کھلونا بن گیا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اس سے اپنے مطلب کی بات لیے ہوئے ہے۔ حتی کہ خوارج نے بھی جب تحکیم کا اعلان کیا۔ اور ان کے اور جناب عبداللہ بن عباسؓ کے

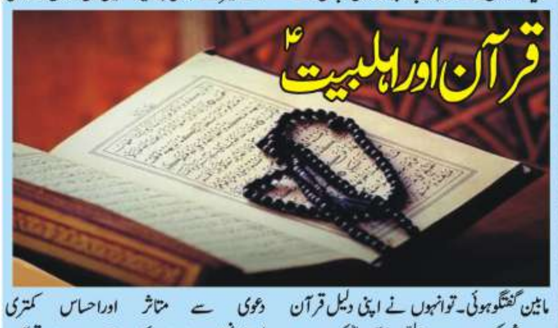

مابین گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے اپنی دلیل قرآن سے پیش کی۔ اس پر مولا علیؑ نے آپؓ کو اس سے منع فرمایا کہ اس کی بہت سی صورتیں بنتی ہیں۔ اس طرح قرآن کے اصلی معانی ان تاویلات کی بھینٹ چڑھ گئے کہ جن کی پیروی سے خداوند عالم نے منع کیا اور بتایا کہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخین فی العلم کے پاس ہے۔ اور اس کے واضح ترین مصداق اہل بیتؑ ہیں۔

۴۔ قرآن و اہل بیتؑ کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا ایک نقصان یہ ہوا ہے کہ اُمت تفرقے کا شکار ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس اُمت کو تفرقے اور انتشار سے بچانے کا واحد راستہ قرآن و اہل بیتؑ کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس آیت: [وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا] کی تفسیر یہی بیان فرمائی کہ حبل خدا سے مراد قرآن و اہل بیتؑ ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جناب سیدہؑ نے اپنے خطبے میں فرمایا: وجعل امامتنا نظاما للملة یعنی خدا نے ہماری امامت کو اس ملت کے منظم و مربوط ہونے کا ذریعہ بنایا۔

اور اسی اہل بیتؑ سے دوری نے اس اُمت کو جابروں اور ہوا پرستوں کے ہاتھ کا کھلونا بنا دیا کہ جو اس قرآن کے مقدس عناوین کو اپنی ذات پر منطبق کرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ آیت میں یہ طرز فکر اپنائے ہوئے ہیں کہ آیت اطاعت کی رو سے لوگوں پر حاکم کی اطاعت فرض ہے، خواہ وہ کیسے ہی کافروں اور بدکاروں والے کام کرے۔

قرآن کا لحاظ کرنے کی وصیت

اے میرے مومن بھائیو! تمہیں ان لوگوں کے اس دعوی سے متاثر اور احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ہم سے زیادہ قرآن کے بارے میں اہتمام کرتے ہیں۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ خود اس قرآن کو یاد رکھو، کیونکہ یہ اس قابل ہے۔ اور تمہیں چاہیے کہ قرآن سے متعلق مولا علیؑ کی اس وصیت کو پورا کرنے کی کوشش کرو کہ جو انہوں نے شہادت سے وقت پہلے کی تھی: قرآن کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پر عمل کرنے میں دوسرے تم پر سبقت لے جائیں۔ یا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے قبل عمل کے بارے میں مولا علیؑ کو چالیس باتوں میں سے ایک اس بات کی وصیت فرمائی: اور قرآن کی تلاوت کثرت کے ساتھ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

ٹیلی وژن میں آنے والے ڈراموں کے فضیلت کا معیار اس کے برعکس ہوتا ہے۔ وہاں کبھی مال کو فضیلت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، کبھی حسن و جمال کو، کبھی اونچے منصب کو اور کبھی کسی خاص وظیفے کو۔۔۔۔ اسی طرح جیسے جیسے یہ امور سامنے ہوتے جاتے ہیں تقوی کی صفت کا حصول مشکل سے مشکل تر ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ جتنے بھی برتری کے معیار برتری گنوائے گئے ہیں ان کا پہلا کام ہی تقوی کو ضائع کرنا ہوتا ہے۔ برطانوی یہودی کے وزیر نے کہا ہے کہ ہم پر واجب ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی بساط لپیٹ دیں اور قرآن کو پارہ پارہ کردیں۔۔۔۔ یہاں ارباب دانش کو غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔

آپ نے دیکھا ہوگا جو ہیرو لوگوں کے دل و دماغ پر چھا جاتا اور ان کے رول ماڈل ہوتا ہے وہ ہر حوالے سے فاسق و فاجر نکلتا ہے۔ اور دین کی تعلیمات کے خلاف کام کرتا ہے اور شراب و فحاشی سر عام کرتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ کبھی چوروں پر حملہ کرتا ہے یا اقتصادی فساد کے خلاف کھڑا ہوتا ہے اس لیے اچھا سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔ اور بہت سے لوگ اس کے گرویدہ ہوتے ہیں اور اس کی ایکٹنگ کو پسند کرتے ہیں!!!

برین واشنگ

ان اعلام فاسدہ اور گمراہ کن اخبار کے پھیلانے کا پہلا اور آخری ہدف یہی ہے کہ وہ ایک ایسی نسل پروان چڑھالیں جو اسلام سے دور اور دشمنان دین کے فلسفہ و روح کی حامل ہو اور بعد میں انہیں کی ایک جزو بن جائے اور اپنی زبان سے انہیں کی بولی بولے۔ چنانچہ اس فاسد سوچ سے متاثر معاشرے کے افرادان کے مخصوص ڈراموں اور پسندیدہ فلموں کے اوقات کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کی زبانوں پر اپنے دور گلوکاروں اور فنکاروں کے نام ہوتے ہیں !!نہیں معلوم کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ؟! حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامیؑ نے مجھے ان تین چیزوں کی تعلیم دی: ''جو شخص کسی برے شخص کو اپنا دوست بناتا ہے وہ برائی سے نہیں بچتا، جو اپنے الفاظ اپنے قابو میں نہیں رکھتا ندامت کا سامنا کرتا ہے اور جو برائی کے مقام پر جاتا ہے اس پر تہمت لگتی ہے۔''

اب ان حالات میں کیا کیا جائے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہر آن ٹی وی سکرین ایک نام ہمارے سامنے لاتی ہے اور کچھ ہی دیر میں وہ گلیوں و چوراہوں کے لوگوں سمیت ہر ہر گھر میں اور ہر ہر زبان پر آتا ہے، حالانکہ یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اس چیز سے ان کا کس قدر وقت ضائع ہو رہا ہے اور کتنے کام، جو کرنے کے تھے وہ نہیں کر پا رہے ہیں؟!!

اسلام کے دفاع کی وصیت

آج ہمارا اسلامی معاشرہ پوری دنیا کی متحدہ کفریہ طاقتوں کے حملے کی زد میں ہے۔ اس نے ہمارے اخلاق و عقائد کو بگاڑنے کے لیے اور ہمیں دوبارہ دور جاہلیت میں لے جانے کے لیے نئے چینلز، اخبارات و رسائل اور دوسری بہت سی منحرف کرنے والی چیزیں ایجاد کرلی

ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اسلامی عقائد و نظریات پر سختی کے ساتھ کاربند رہیں، اپنی طاقت کو منتشر نہ ہونے دیں اور خود کو ان گمراہ کن فتنوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار کریں۔ پس ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ حد فاصل کیا ہے جس مسلمان دیگر اقوام سے جدا اور ممتاز ہوتا ہے؟

آثار سلبیہ

طبی طور پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ ٹی وی سکرین انسان کی قوت بصارت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک گھنٹہ ٹی وی سکرین کے سامنے بیٹھے، تو اس کا یہ عمل اپنے دماغ کو پورا ہفتہ مصروف رکھنے کے برابر ہے۔۔۔۔ اور جب نفس امارہ برائی کی دعوت دیتا ہے تو ٹی وی دیکھنے کی دوران آپ پر غالب آجاتا ہے۔ کیونکہ وہی آپ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔ نفس امارہ آپ کو ہمیشہ پستی کی جانب ہی دھکیلتا ہے۔ لہٰذا آپ اگر اس کی مخالفت کریں گے تو آپ کو مزہ آئے، اور اس لذت کو محسوس کرنے کے لیے یہی فرمان خدا کافی ہے: وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ ''اور جو کچھ بھی تمہیں عطا کیا گیا ہے یہ چند روزہ لذت دنیا اور زینت دنیا ہے اور جو کچھ بھی خدا کی بارگاہ میں ہے وہ خیر اور باقی رہنے والا ہے۔'' (القصص)

لیکن جب نفس کا حملہ شدید ہو اور اس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے تو آپ اس قدر جائز حد تک اس سے استفادہ کریں تا کہ آپ کا دل بھی بہل جائے اور اس میں حرمت کا پہلو بھی شامل نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ ''اور اللہ کے بارے میں اس طرح جہاد کرو جو جہاد کرنے کا حق ہے کہ اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین میں کوئی زحمت نہیں قرار دی ہے۔'' (الحج)

غیر اسلامی تربیت

ان ٹی وی پروگرامز کا بنیادی مقصد بار بار گندے اور فحش مناظر دکھا کر اور عشق و عاشقی کی سٹوریاں سنا کر زندگی کی اصل رونق کا ختم کرنا ہوتا ہے۔ دیکھیے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اپنے اندر کس قدر گہرائی رکھتا ہے: من لاحیاء لہ لاایمان لہ ''جو باحیا نہیں، اس میں ایمان ہی نہیں۔''

بہت سی فلموں اور ڈراموں میں گھر کے تعلقات اور دوسری بہت سے حرام چیزیں دکھا کر مغرب والوں کی تہذیب کی ترویج کی جاتی ہے۔ اور ان میں زیادہ وہی ڈرامہ یا فلم پسند کی جاتی ہے جس میں جفا کاری، عقوق اور قطع رحم کو زیادہ عیاں کیا جاتا ہے۔۔۔۔ اسی وجہ سے فلموں کے شائقین ایسے گندے مناظر کو بڑی دلچسپی کے دیکھتے ہیں اور جو کچھ ان فلموں میں دیکھتے ہیں اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ شیطانی چال اس قدر تیزی سے لوگوں کے دین و ایمان کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، حتی کہ نوبت یہاں آپہنچتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے گھر سے پیسے چوری کر کے سینما حالوں میں جاتے ہیں اور وہاں جا کر اپنی پسند کی فلمیں دیکھتے ہیں۔ المختصر یہ کہ ٹیلی وژن ان کے سامنے ایک ایسا طرز حیات پیش کر رہا ہے کہ جس کا دین سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

نظرِ خائن کا نقصان

انسان اپنی نظر پر قابو نہیں رکھتا اور اسے آورہ کیے رکھتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنی بیوی کے پاس مطمئن نہیں رہتا اور دوسروں کی عورتوں کی طرف آلودہ نظروں سے دیکھتا ہے، اور دوسری جانب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور یہ تبھی ہوتا ہے کہ جب ایک جنس دوسری کو دیکھتی ہے، اس میں فرق نہیں کہ اخباروں اور میگزینوں میں دیکھے یا کسی سکرین پر دیکھے یا کہیں گلی محلے میں ۔۔۔۔ اسی لیے شریعت مقدسہ میں جنس مخالف کو دیکھنا حرام کیا گیا ہے۔

نحن والغرب

تالیف۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) کی کتاب نحن والغرب دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے جو چار مرتبہ دوبارہ چھپ چکی باعث بنی ہیں، جبکہ اس کتاب میں کچھ ایسے حل اور علاج بھی پیش کیے گئے ہیں جو اسلامی نشاۃ ثانیہ میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ اس میں کتاب کا

ہے اس کا تازہ ترین ایڈیشن 2017 میں شائع ہوا۔ اس کتاب کی پہلی جلد میں اسلامی اور مغربی تہذیبوں کی بنیادوں اور ستونوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اسلامی تہذیب کی برتری اور ان وجوہات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو مسلمانوں کے قائدانہ کردار سے زوال کا مواد، اس کا تفصیلی انتظام، اور 2017 کا سب سے مقبول ورژن شامل ہے۔ اس کی دوسری جلد سیاست، اخلاقیات اور قبضے کے خلاف جدوجہد کی دہلیز پر کانٹے دار مسائل پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

اسلامی حکومتیں صیہونیوں کی کمک رسانی کے تمام راستے بند کریں، آیت اللہ خامنہ ای

حج کے مناسک نے اس زندگی کی علامتی مثالیں اپنے اندر سمو رکھی ہیں، اور حج گزار کو اس سے روشناس کراتے اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں

تہران (فارن ڈیسک) رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای اپنے پیغام حج میں سانحہ غزہ کی روک تھام اور غاصب صیہونی حکومت کو کمک رسانی کے تمام راستے بند کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ حج، مومنوں کی آرزو، اشتیاق رکھنے والوں کی عید اور سعادت مند لوگوں کا روحانی رزق ہے اور اگر یہ باطنی رموز کی معرفت کے ساتھ انجام دیا جائے تو امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کی زیادہ تر بیماریوں کا مداوا ہے۔ حج کا سفر، تجارت، سیاحت یا دوسرے مختلف مقاصد سے انجام پانے والے سفر جیسا نہیں ہے جس کے دوران ممکنہ طور پر کوئی عبادت یا کوئی نیک کام بھی انجام دے دیا جاتا ہے، حج کا سفر، معمولی زندگی سے مطلوبہ زندگی کی طرف ہجرت کی مشق ہے۔ مطلوبہ زندگی وہ توحیدی زندگی ہے جس میں حق کے محور کے گرد دائمی طواف، مشکل چوٹیوں کے درمیان مسلسل سعی، شریر شیطان کو پتھر مارنا، ذکر و دعا سے مملو وقوف، زمین گیر مسکین اور سفر میں مجبور ہو جانے والے راہگیر کو کھانا کھلانا، رنگ، نسل، زبان اور جغرافیہ کے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 12)

جنگ بندی معاہدہ اور بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی

اسرائیل کا بیروت پر فضائی حملہ، پاکستان کی جانب سے شدید مذمت

طاقت کا یہ استعمال شہریوں کی زندگیوں کے لیے خطرہ اور علاقائی عدم استحکام کا باعث بن رہا ہے، ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان کا بیان

بیروت (فارن ڈیسک) اسرائیلی فضائیہ نے عیدالاضحیٰ کے دن بیروت کے جنوبی علاقے پر فضائی حملہ کیا، جسے لبنان نے جنگ بندی معاہدے اور بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اس حملے میں حزب اللہ کے زیر زمین ڈرون تیار کرنے والے مراکز کو نشانہ بنایا گیا، جو ایرانی مدد سے ہزاروں ڈرون بنا رہا تھا۔ حملے سے پہلے اسرائیلی فوج نے مقامی آبادی کو انخلا کی وارننگ بھی دی تھی، جس کے بعد ہزاروں افراد (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 13)

اسلام آباد (خبرنگار خصوصی) ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے بیروت اور جنوبی لبنان کے کچھ حصوں پر اسرائیلی افواج کے فضائی حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔ ایک بیان میں ترجمان نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر کیے گئے یہ حملے بین الاقوامی قانون، لبنان کی خودمختاری اور 24 نومبر کے جنگ بندی معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے انہوں نے مزید کہا کہ طاقت کا یہ استعمال شہریوں کی زندگیوں کے لیے خطرہ اور علاقائی عدم استحکام کا باعث بن (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 14)

سربراہ تحریک بیداری امت مصطفیٰ

امام خمینیؒ نے مسلم امہ کو شعور و بیداری دی، جواد نقوی

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ امام خمینی و انبیاء کی تعلیمات کے راستے پر چلتے ہوئے امت کو بحرانوں سے نکالا جائے

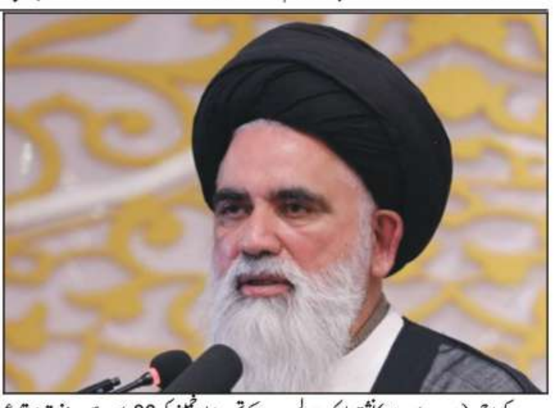

کراچی (بیورو رپورٹ) نشتر پارک سولجر بازار میں تحریک بیداری امت مصطفیٰ ﷺ کے تحت امام خمینی کی 36 ویں برسی پر منعقدہ اجتماع سے خطاب کے دوران علامہ سید جواد نقوی نے کہا کہ امام خمینی نے مسلم امہ کو شعور و بیداری دی اور انقلاب کو اجاگر کیا، آج ضرورت اس بات کی ہے کہ امام خمینی و انبیاء کی تعلیمات کے راستے پر چلتے ہوئے امت کو بحرانوں سے نکالا جائے، امام خمینی نے خود یہ عمل کیا پھر دیگر کو دعوت دی، خاص طور پر حضرت ابراہیمؑ کے اسوۃ کو اپنایا، آج امت پر مسلط قوتوں نے اس شعور کو دبانے کی کوشش کی لیکن امام خمینی نے اسرائیل کو صیہونی سرطان قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمان متحد ہو کر اس کو ختم کر سکتے ہیں لیکن تعصبات اور بے شعوری نے دشمنان اسلام کو فائدہ پہنچایا اور آج وہ گرانڈ اسرائیل کے منصوبے کے تحت فلسطین کے باہر دیگر اسلامی علاقوں کی طرف بڑھ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 16)

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچمِ احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سید محسنؔ نقوی شہید

پروقار تقریب

لکھنو، مجموعۂ اشعار "کلیاتِ شعور" کی شاندار رسمِ رونمائی

باوقار تقریب شہر علم وادب "لکھنؤ" میں شبیہ روضۂ مولا علی میں منعقد ہوئی

لکھنو (فارن ڈیسک) مترجم الغدیر، محقق بصیر، شاعر قادر و توانا ادیب عصر علامہ سید علی اختر رضوی شعور گوپال پوری طاب ثراہ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ان کی تیسویں برسی کے موقع پر ایک باوقار تقریب شہر علم وادب "لکھنؤ" میں شبیہ روضۂ مولا علی علیہ السلام سرفراز گنج میں منعقد ہوئی، جس میں اُن کے مجموعۂ اشعار "کلیاتِ شعور" کی شاندار رسمِ رونمائی انجام پائی۔ مترجم الغدیر، محقق بصیر، شاعر قادر و توانا ادیب عصر علامہ سید علی اختر رضوی شعور (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 15)

چیئرمین امام خمینی (رہ) ٹرسٹ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

عید قربان رب العالمین کے سامنے تسلیم ہونے کی عظیم یاد ہے، افتخار نقوی

اپنے رشتہ داروں، محروم طبقات، فقراء و مساکین کو یاد رکھیں، بالخصوص فلسطین و لبنان و یمن و شام کے مظلوموں کو نہ بھولیں

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) عید قربان ایثار و قربانی کے ساتھ رب العالمین کے سامنے تسلیم ہونے کی عظیم یاد ہے ان خیالات کا اظہار چیئرمین امام خمینی (رہ) ٹرسٹ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان علامہ سید افتخار حسین نقوی نے اپنے ایک بیان میں کیا انہوں نے کہا کہ عید قربان ایثار، رب العالمین کے سامنے تسلیم ہونے کی عظیم یاد ہے۔ اس عظیم دن میں اپنے رشتہ داروں، محروم طبقات، فقراء و مساکین کو یاد رکھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عید قربان ایثار، رب العالمین کے سامنے تسلیم ہونے کی عظیم یاد ہے۔ اس عظیم دن میں اپنے رشتہ داروں، محروم طبقات، فقراء و مساکین کو یاد رکھیں۔ مظلوموں کی فتح و نصرت کے لئے دعاء کریں بالخصوص فلسطین و لبنان و یمن و شام کے مظلوموں کو نہ بھولیں۔ عالمی امن کے قیام کے لیے حضرت ولی عصر امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی جلد آمد کی دعاء ضرور کریں۔

علامہ غلام محمد فخر الدینؒ کی برسی

شہید منیٰ نے زندگی کا آخری لمحہ بھی اللہ کی راہ میں بسر کیا، راجہ ناصر

آج کے روز مقام منیٰ میں ایک عظیم عالم دین و خطیب ہم سے جدا ہوئے تھے

اسلام آباد (خبرنگار) ایم ڈبلیو ایم پاکستان کے چیئرمین علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے کہا ہے کہ آج روز مقام منیٰ میں ایک عظیم عالم دین، خطیب اہل بیتؑ، اور خادم ملت جعفریہ، شہید راہ ولایت علامہ غلام محمد فخر الدینؒ ہم سے جدا ہوئے تھے؛ ان کی برسی کے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 17)

پاکستان سمیت دنیا بھر میں مومنین نے عیدالاضحیٰ عقیدت و احترام کے ساتھ منائی

کربلا، دسیوں ہزار مومنین نے بین الحرمین عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی

نمازِ عید کا کربلا میں ہونیوالا عظیم اجتماع وحدتِ ایمانی اور روحانی جذبات کا حسین امتزاج تھا، جہاں خوشی، شکر اور دُعاؤں کی صدائیں فضا میں گونجتی رہیں

اسلام آباد، کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) پاکستان سمیت دنیا بھر میں مومنین نے عیدالاضحیٰ عقیدت و احترام کے ساتھ منائی ہر ایک مقام پر نمازِ عید میں مومنین کی بڑی تعداد نے شرکت کی جبکہ عیدالاضحیٰ کے مقدس موقع پر ہزاروں مومنین نے بین الحرمین الشریفین کے وسیع و عریض صحن میں روحانیت سے لبریز ماحول میں نمازِ عید ادا کی۔ نمازِ عید کا یہ عظیم اجتماع وحدتِ ایمانی اور روحانی جذبات کا حسین امتزاج تھا، جہاں خوشی، شکر اور دُعاؤں کی صدائیں فضا میں گونجتی رہیں۔ مومنین نے بارگاہِ ربّ العزت میں عراق اور پوری دنیا کے لیے امن و امان، شہداء کے لیے بلندیٔ درجات، اور زخمیوں و مریضوں کے لیے شفائے کاملہ کی دعائیں کیں۔ اس عظیم روحانی اجتماع کے دوران زائرین کی خدمت اور سہولت کے لیے روضۂ مبارک حضرت عباس علیہ السلام کے تمام شعبہ جات نے بھرپور انداز میں اپنی خدمات پیش کیں۔ انتظامیہ کی جانب سے پہلے سے ہی ایک جامع منصوبہ بندی مرتب کی گئی تھی تاکہ زائرین کو منظم، پُرامن اور سہولت بخش ماحول میسر آ سکے۔ بین الحرمین میں ادا کی گئی یہ نمازِ عید نا صرف ایمانی اجتماع کی علامت ہے بلکہ عراق کی دینی و ثقافتی یکجہتی کا بھی خوبصورت مظہر ہے۔

نورانی اور بابرکت محفل

جامعۃ النجف سکردو میں دعائے عرفہ کی روح پرور محفل

علاقے کی معروف دینی و سماجی شخصیات اور اہل ایماں کی بڑی تعداد نے شرکت کی

سکردو (بیورو رپورٹ) جامعۃ النجف سکردو پاکستان میں دعائے عرفہ کی نورانی اور بابرکت محفل منعقد ہوئی، جس میں علاقے کی معروف و محترم دینی و سماجی شخصیات، بزرگوں، جوانوں، اسکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اہل ایماں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ محفل معنویت، معرفت اور بندگی کا حسین نمونہ تھی۔ آغاز میں جامعہ کے طالب علم حافظ حامد حسین اور طالب علم مولانا حسین بشیر سلطانی نے دلنشین قرائت قرآنی کے ذریعے محفل کو منور کیا۔ بعد ازاں حجۃ الاسلام آقائے اکبر مخلصی اور استادِ محترم سید محمد علی شاہ نے نہایت دلسوز، عارفانہ اور ایمان افروز لہجے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 18)

شوریٰ نیوز
www.shouranews.com

جمعۃ المبارک 13 جون 2025ء تا جمعرات 19 جون 2025ء

انٹرویو

انٹرویو۔ سید فدا حسنین شیرازی

علامہ ساجد نقوی کی قیادت میں ہم نے فرقہ پرست ٹولہ کو نکال باہر کیا اور سب کے سامنے ایکسپوز کر دیا، مومنین کے درمیان مسائل غیر متوازن رویوں، عدم برداشت اور اخلاقی کمزوریوں سے پیدا ہو رہے ہیں، عزاداری ہمارا بنیادی اور آئینی حق ہے کسی بھی قسم کی پابندی ہرگز قبول نہیں، مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری شیعہ علماء کونسل پاکستان علامہ ناظر عباس تقوی کی ڈائریکٹر شوریٰ نیوز نیٹ ورک کو دیئے گئے انٹرویو کے دوران گفتگو

علامہ ساجد نقوی کی قیادت میں ملک بھر سے فرقہ واریت کا تاثر زائل کرنے کیلئے 30 سال کا سفر طے کیا، ناظر تقوی

شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری علامہ ناظر عباس تقوی نے شوریٰ نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان سمیت دنیا بھر میں مسلمان امت واحدہ ہے فرقہ واریت اور تشدد کے حوالے سے پاکستان جن سنگین ترین حالات سے گزرا ہے اُس میں فرقہ وارانہ فسادات کروا کر پاکستان کو ایک ناکام ریاست ثابت کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اس تمام تر صورتحال میں بنیادی طور پر ہماری پوری کوشش رہی کہ ہم عام سُنی کو فرقہ واریت سے دور رکھیں اور فرقہ پرست یا تکفیری گروہ (جس نے پورے پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دے رکھی تھی) کیجانب سے دیئے گئے تاثر کو زائل کریں کیونکہ اس دوران دہشتگردی کو عروج حاصل ہو رہا تھا کراچی سے گلگت بلتستان تک شیعہ کی ٹارگٹ کلنگ جاری تھی کبھی خودکش حملے تو کبھی بم دھماکے ہو رہے تھے ان تمام تر معاملات کے باوجود ہم اسے فرقوں کی لڑائی نہ سمجھتے تھے اور نہ اب سمجھتے ہیں یہ خالصتاً دہشتگردی کا مسئلہ تھا اور یہ وہ دہشتگردی تھی جسے فرقہ واریت کا رنگ دے کر پھیلانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ ہم نے عملی طور پر مختلف مکاتب فکر کے مدارس میں جا کر عوام الناس کو یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ یہ فرقہ واریت نہیں دہشتگردی ہے جسے ایک سازش کے تحت فرقہ واریت کا رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

متحدہ مجلس عمل یا ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارمز سے جب عوام تمام مسالک کے علماء کو ایک جگہ دیکھتے تو اُنہیں یہ سمجھنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا کہ پاکستان میں قطعاً کوئی فرقہ واریت نہیں ہے بلکہ ایک خاص لائن پر چلنے والے دہشتگرد لوگ ہیں جو کسی خاص ایجنڈہ کے تحت پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔

قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی کی قیادت میں ملک بھر سے فرقہ واریت کا تاثر زائل کرنے کیلئے ہم نے 30 سال کا سفر طے کیا۔ علامہ ساجد علی نقوی کی قیادت میں ہم نے اُس فرقہ پرست ٹولہ کو نکال کر ایک طرف کھڑا کیا اور ہر ایک کے سامنے ایکسپوز کر دیا جن کو اب کوئی بھی مسلک اون کرنے کو تیار نہیں۔ الحمدللہ آج ہم اس مقام پر پہنچے ہیں کہ پوری دنیا کے اندر پاکستان کے حوالے سے یہ تاثر زائل ہو چکا ہے کہ ہمارے ملک میں فرقہ واریت کی فضا موجود ہے۔

اُس زمانہ کی اگر بات کریں جب فرقہ واریت کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی تھی تو اُس وقت جماعت اسلامی، جے یو آئی (ف)، جمعیت علماء پاکستان، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور دیگر اہم مذہبی جماعتوں کے ساتھ قائد محترم علامہ سید ساجد علی نقوی بھی اُن کے درمیان بیٹھتے تھے کیونکہ یہ اُس وقت بہت ضروری ہو چکا تھا اور اس سے اُمت واحدہ کا ایک اہم ترین پیغام عوام الناس کو ملا۔

اتحاد بین المومنین کے حوالے سے کئے گئے ایک سوال پر اُن کا کہنا تھا کہ اتحاد بین المومنین کے حوالے سے ایک بات یہاں کرتا جاؤں کہ ہم (مومنین) تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں ایک ہی قبیلہ کے لوگ ہیں ہماری بہنیں، بیٹیاں ایک دوسرے کے گھروں میں موجود ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں مومنین کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے بھی ایک سازش رچائی گئی۔ تنظیمیں کم یا زیادہ ہونے سے مسائل جنم نہیں لیتے ہم دنیا بھر میں دیکھتے ہیں کہ ہر ملک کے اندر متعدد شیعہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں مثلاً ایران کے اندر چلے جائیں، عراق کے اندر چلے جائیں، لبنان میں چلے جائیں غرضیکہ بھارت کے اندر بہت سی تنظیمیں اور گروہ موجود ہیں یہاں مسئلہ تنظیموں کا نہیں بلکہ اخلاقیات کا ہے آپ اپنے نظریات پر رہیں لیکن اخلاقیات کے دائرے میں رہیں۔ کسی کی توہین کرنا، کسی کی اہانت کرنا، کسی کی پگڑی اُچھالنا، کسی کو گرا کر خود کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرنا یہ ہماری کمزوری ہے اصل مسئلہ پاکستان میں جو مومنین کے درمیان پایا جاتا ہے وہ اخلاقی کمزوری ہے۔ مومنین کے درمیان مسائل ہمارے غیرمتوازن رویوں، عدم برداشت اور اخلاقی کمزوریوں سے پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمیں تحمل، بردباری اور برداشت کا پیغام پوری ملت تک پہنچانا چاہیے۔ اگر میں اپنی ذات کی بات کروں تو میں نے تقریباً تمام شیعہ جماعتوں کیساتھ پروگرامز میں شرکت کی اور میرے تمام تنظیموں کے ساتھ رابطے ہیں حالانکہ میری اپنی پہچان ہے، میری اپنی جماعت ہے، میں اپنی شناخت رکھتا ہوں اور قائد ملت کی قیادت میں کام کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ قومی مسائل کے اندر تمام تر معاملات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اخلاقیات کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کیساتھ کھڑے ہوں۔ مومنین کے درمیان تفریق کے خاتمہ کیلئے عملی طور پر میں نے کراچی کے اندر اقدامات اُٹھائے اُس وقت مجھے بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام کے روضہ پر حملہ ہوا شیعہ علماء کونسل پاکستان سمیت (میں اُس وقت کراچی کا صدر تھا) تمام جماعتوں نے ایک ہی دن کراچی پریس کلب میں الگ الگ پریس کانفرنسز کا اہتمام کیا۔ جب کراچی پریس کلب میں کانفرنسز جاری تھیں اور کبھی ایک تنظیم پریس کانفرنس کر کے باہر نکلتی تو کبھی دوسری تو ایک صحافی (جو کہ سنی العقیدہ تھا) کے سوال نے مجھے چونکا دیا جس کا کہنا تھا کہ جب آپ تمام تنظیموں کا مسئلہ ایک ہے اور آپ لوگ بات بھی ایک ہی کر رہے ہو تو پریس کانفرنسز الگ الگ کیوں کر رہے ہیں حالانکہ ہم میڈیا والے جب اخبارات میں آپ لوگوں کی خبر شائع کریں گے تو تمام پریس کانفرنسز کو یکجا کر کے ایک خبر بنائیں گے اور آپ تمام تنظیموں کی خبر ہی شائع ہوگی۔ یہ بات مجھے اتنی دل کو لگی کہ اُس دن میں نے تہیہ کرلیا کہ جس قدر ممکن ہوسکا مشترکہ معاملات میں مومنین کو یکجا رکھوں گا اس میں، میں نے کامیابی بھی حاصل کی جہاں تک ہوسکا کہ ہم اکٹھے بیٹھ سکتے ہیں تو ہم وہاں ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے ساتھ بیٹھے۔ میں نے دوستوں کو سمجھایا کہ ہمارے نظریات الگ ہیں میرا تشخص شیعہ علماء کونسل پاکستان ہے میرے قائد علامہ سید ساجد علی نقوی ہیں آپ کی اپنی شناخت ہے ہم اپنی شناختوں کے ساتھ ایک ساتھ بیٹھ کر مشترکہ مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اب کراچی میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو ہم ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں اب ہمارے اندر ایک اعتماد کی فضا قائم ہو چکی ہے۔ اب جب کراچی کے لوگوں کو بلایا جاتا ہے تو تمام لوگ بلاتفریق نکلتے ہیں اور ہم آواز ہو کر اپنے حقوق کیلئے احتجاج کرتے ہیں۔ اب تو اکثر ہماری پریس کانفرنس بھی اکٹھی ہوتی ہے۔

عزاداری سید الشہدا علیہ السلام کے حوالے سے کئے گئے ایک سوال پر اُن کا کہنا تھا کہ عزاداری امام حسین علیہ السلام کسی تنظیم یا جماعت کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ پاکستان کے اندر عزاداری سید الشہداء علیہ السلام ہماری قوت اور طاقت کا مظہر ہے جس کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستانی تشیع کا ایک مقام ہے جس سے ہماری تعداد واضح ہوتی ہے۔ رہی بات عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کو روکنے کی کوشش تو یہ کام تو مدتوں سے جاری ہے لیکن ماتم، مجلس اور جلوس ہائے عزا کو نہیں روکا جاسکتا کیونکہ عزاداری برپا کرنا ہمارا آئینی حق ہے اور ہمیں آئینی حق سے محروم کرنے والا مجرم ہے۔

پاکستان میں مسلمانوں کے مسالک میں تشیع ایک مسلمہ فرقہ ہے۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے بنیادی نکات میں یہ بات شامل تھی کہ "ہر قوم و ملت کو اپنے مذہب، رسم و رواج، عبادات، تنظیم و اجتماع اور ضمیر کی آزادی حاصل ہوگی" حتیٰ کہ اقلیتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائیگا۔ پاکستان میں تشیع اقلیت تو ہرگز نہیں ہیں ہم پاکستان کی دوسری بڑی طاقت ہیں۔ ہمیں دیوار سے لگا کر مذہبی رسومات سے روکنا کسی خام خیالی ہی ہوسکتی ہے۔ تشیع گروہ یا کوئی سیاسی پارٹی تو نہیں بلکہ ایک کمیونٹی ہے جو 14 سو سال سے چلی آ رہی ہے بنوامیہ، بنوعباس اور بڑے بڑے ادوار کا سامنا کیا لیکن تشیع کہیں کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ دن بدن اضافہ ہوا۔ پاکستان میں سیاسی پارٹیوں کو تو ہتھکنڈوں کے ذریعے دیوار سے لگایا جاسکتا ہے لیکن تشیع کو ہرگز نہیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ صدی تشیع کے افتخار کی صدی ہے پوری دنیا کے لوگوں نے تشیع کو قبول کر لیا اور اس وقت تو تشیع دنیا بھر اپنے عروج کا سفر طے کر رہی ہے۔

اربعین واک کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ اربعین واک کے حوالے سے جو باتیں چل رہی ہیں وہ ہرگز قابل قبول نہیں اگر میں سندھ کی بات کروں تو سندھ میں مشی کرنے پر 80 ایف آئی آرز کاٹی گئیں تو احتجاج کے دوران میں نے سندھ حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب لوگ آپ کے قائد کی برسی کیلئے نکلتے ہیں میں جانتا ہوں اُن میں کن کن شہروں سے لوگ پیدل چل کر گڑھی خدا بخش میں بھٹو کی برسی میں پہنچ رہے ہوتے ہیں اگر تمہارے لیڈر کی برسی میں لوگ پیدل چل کر مشی کر کے جائیں تو آئینی ہے اور ہم امام حسینؑ کیلئے نکلیں تو یہ غیر آئینی کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ عقیدتی عمل ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا عقیدتی عمل کو روکنے کا عمل ایک ٹکراؤ کا عمل ہے اور ٹکراؤ کا عمل تباہی و بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔

زائرین کے مسائل کے حوالے سے کئے گئے ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ اس حوالے سے ہماری کمیٹی موجود ہے قائد محترم کی جانب سے مظہر علوی صاحب بھی اُس کے ممبر رہے ہیں۔ ہمارے جنرل سیکرٹری شبیر نجفی صاحب بھی اُس کمیٹی کو دیکھ رہے ہیں زائرین کے مسائل کے حوالے سے لاہور میں ایک اہم پروگرام بھی ہوا۔ بلوچستان میں زائرین کے مسائل کے حل کیلئے ہم ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں جو لوگ ریدان بارڈر سے جا رہے ہیں اُن کیلئے قائد ملت بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ (باقی صفحہ نمبر 02 بقیہ 01)